إنّ الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء ۔ عسىٰ أن يبعثك ربك مقاماً محموداً

الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ: الفضل قادیان

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۔ بیرون ہند ۱۳

نمبر ۱۷	۱۵ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۸ اگست ۱۹۳۳ء	جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۷ اگست کی ڈاک کی اطلاع جو ۸ اگست کو پہنچی۔ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی بخیر و عافیت ہیں۔

یہ خبر خوشی کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ جناب مولوی محمد جی صاحب مولوی فاضل اور جناب چودھری غلام محمد صاحب بی۔ اے نے عربی اُردو لغت جو کئی سال کی محنت سے مرتب کیا ہے۔ وہ ایک ہزار صفحہ پر شائع ہو گیا ہے۔ اس سے علم عربی میں ذاتی مطالعہ سے ترقی کرنے والوں کو انشاء اللہ بہت مدد ملے گی۔ یہ دونوں اصحاب اس علمی خدمت کی وجہ سے قابل مبارکباد ہیں مفصل طور پر اس کتاب کے متعلق پھر لکھا جائے گا۔

جناب قاضی محمد عبد اللہ صاحب بھٹی چند دنوں سے بعارضہ خارش بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا کی رضا کیلئے موت قبول کرنے والے کا اجر

(فرمودہ ۹ اگست ۱۹۰۵ء)

"جب ایک شخص محض اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے کسی قسم کے نفسانی اغراض کے بغیر ایک قوم سے قطع تعلق کرتا ہے۔ اور خدا ہی کو راضی کرنے کیلئے دوسری قوم میں داخل ہوتا ہے۔ تو ان تعلقات قومی کے توڑنے میں سخت تکلیف اور دکھ ہوتا ہے۔ مگر یہ بات خدا تعالےٰ کے نزدیک بڑی قابل قدر ہے۔ اور یہ ایک شہادت ہے۔ جس کا بہت بڑا اجر اللہ تعالےٰ کے حضور ملتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ تو فرماتا ہے من یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ یعنے جو شخص ایک ذرہ برابر بھی نیکی کرتا ہے اسے بھی ضائع نہیں کرتا بلکہ اجر دیتا ہے۔ تو پھر جو شخص اتنی بڑی نیکی کرتا ہے۔ اور خدا کی رضا کے لئے ایک موت اپنے لئے روا رکھتا ہے۔ اسے اجر کیوں نہ ملے۔ جو شخص خدا تعالےٰ کے لئے اپنے تعلقات کو توڑتا ہے۔ وہ فی الحقیقت ایک موت اختیار کرتا ہے۔ کیونکہ اصل موت بھی ایک قسم کا قطع تعلق ہی ہے یعنے روح کا جسم سے قطع تعلق ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے لئے ان تعلقات کو توڑنا جو اپنی قوم اور خویش و اقارب سے ہوتے ہیں۔ خدا کے نزدیک بہت بڑی بات ہے۔ بسا اوقات یہ روک بڑی زبردست روک انسان کو خدا کی طرف آنے کیلئے ہو جاتی ہے۔ وہ دیکھتا ہے۔ کہ دوستوں کا ایک گروہ ہے۔ ماں۔ باپ بہن بھائی۔ اور دوسرے رشتہ دار ہیں۔ ان کی محبت اور تعلقات نے اس کے رگ و ریشہ میں ایسی سرایت کی ہوئی ہے۔ کہ وہ اسلام کی صداقت اور سچائی کو تسلیم کرتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ بجز اس کے نجات نہیں لیکن ان تعلقات کی بناء پر اقرار کرتا ہے۔ کہ یہ راہ جس پر میں چلتا ہوں۔ خطرناک اور گندی راہ ہے مگر کیا کریں جہنم میں پڑنا منظور۔ ان تعلقات قومی کو کیونکر چھوڑ دیں ایسے لوگ نہیں جانتے کہ یہ صرف زبان سے کہنا تو آسان ہے۔ کہ جہنم میں پڑنا منظور۔ اگر انہیں اس دکھ درد

اخبار احمدیہ

امتحان میں کامیابی

جناب منشی احمد دین صاحب سابق پیروکار مالیر کوٹلہ کا نواسہ محمد اسلم خان لدھیانہ کے سکول مار اسکیٹر یشنز میں جو گورنمنٹ کا منظور کردہ سکول ہے۔ امتحان الیکٹریشین میں اعلےٰ درجہ پر پاس ہوا ہے اس سے پہلے کسی لڑکے کو اس سکول میں ایسی امتیازی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ مبارک ہو ۞

درخواست ہائے دعا

۱۔ عزیزم فضل الرحمٰن چار ماہ سے بیمار ہے عزیز مذکور خدا کے فضل سے نہایت ہونہار نوجوان ہے۔ تبلیغ احمدیت کے لئے خاص جوش اور استعداد رکھتا ہے۔ احباب جماعت اُس کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار ملک عبد الرحمٰن خادم۔ بی۔ اے ۞ ۲۔ ان دنوں بعض مخالفوں نے مجھ پر یورش کر رکھی ہے جس سے خطرہ جان و مال اور عزت و آبرو کا ہے۔ دوست دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ اپنی حفاظت میں رکھے ۞ خاکسار محمد نذیر شاہ جہانپوری ۞ ۳۔ مستری محمد حسین صاحب کارخانہ ہوائی جہاز لاہور کے ہاتھ پر چوٹ لگ گئی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے ۞ خاکسار مرزا محمد حسین احمدی از جہلم۔ ۴۔ مولوی عبد الرزاق صاحب بیمار ہیں۔ اور مرض بڑھتا جاتا ہے۔ ان کی والدہ صاحبہ بھی بیمار ہیں۔ دونوں کے لئے دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار غلام محمد از کبیر والہ ۞ ۵۔ کچھ دنوں سے میں چند مشکلات میں مبتلا ہوں۔ احباب مخلصی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد ظہور از پٹیالہ۔ ۶۔ عزیز محمد مجید بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار محمد بشیر۔ از انبالہ شہر ۞ ۷۔ میرا بڑا بھائی فضل کریم بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے ۞ خاکسار عبد الرحیم احمدی از بھیرہ۔ ۸۔ میرا بچہ بیمار ہے دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار شیخ سبحان علی از رحیم آباد۔ ۹۔ عاجزہ کے شوہر بہت مقروض ہیں۔ اور چند ماہ سے بہت سخت بیمار ہیں۔ احباب سے ملتجی ہوں۔ کہ دردِ دل سے دعا کریں۔ عاجزہ سیدہ امۃ الکریم اہلیہ عبد الصمد از خوردہ ۱۰ میری صحت خراب رہتی ہے دعا کی جائے۔ خاکسار کریم بخش از شملہ ۞ ۱۱۔ چوہدری عبد الرحیم صاحب رئیس کاٹھ گڑھ بیمار ہیں۔ احباب اُن کی صحتِ کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبد الرحمٰن از قادیان ۞ ۱۲۔ میری اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے مرض سل تشخیص کیا ہے۔ احباب دردِ دل سے دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار الطاف حسین احمدی انچولوی از ڈیرہ دُون ۱۳۔ رشتہ دار غیر احمدی ہونے کی وجہ سے مجھ کو سخت تکلیف پہونچ رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ ان کو ہدایت دے۔ اور مجھ کو تکالیف سے بچائے۔ خاکسار برکت علی از ننگل باغبانان۔ ۱۴۔ مجھ پر ایک مقدمہ ہے۔ احباب میری حق رسی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار فتح دین معظم پورہ ۞ ۱۵۔ میری والدہ صاحبہ دو تین سال سے بیمار ہیں۔ اب بیماری خطرناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ جملہ احباب سے دعا کے لئے درخواست کرتا ہوں خاکسار محمد اسماعیل ولد بابو جمال الدین صاحب مرحوم گوجرانوالہ ۞ ۱۶۔ میں عرصہ دراز سے بیمار ہوں۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار شیخ عبد الکریم۔ لاہور ۞

اعلاناتِ نکاح

۱۔ ۲۷۔ جون عزیزہ فاطمہ بی بی بنت چوہدری حسین خانصاحب سکنہ گھٹیالیاں کا نکاح عزیز اقبال احمد ولد چوہدری محمد دین صاحب سکنہ کھیوہ باجوہ کے ساتھ بعوض مہر مبلغ لعہ روپیہ چوہدری مولوی ابو محمد عبد اللہ صاحب امیر جماعت ہائے تحصیل پسرور نے پڑھا۔ خاکسار فقیر اللہ۔ ۲۔ ۹۔ جولائی چوہدری رحمت علی صاحب گاہندراں کے فرزند چوہدری محمد اقبال سلیم کا نکاح چوہدری خان محمد صاحب کی دختر مسماۃ حفیظ بیگم کے ساتھ بعوض مہر مبلغ دو ہزار روپیہ مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل نے پڑھایا۔ خاکسار منظور الحق گاہندراں ۞

ولادت

۱۔ مجھے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ۳۰۔ جون ۱۹۳۳ء بیٹا عنایت فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ اسے عمر طبعی و سعادتِ عظمیٰ عطا کرے۔ اور خادمِ دین و سلسلہ بنائے آمین۔ ثم آمین۔ خاکسار سید شمس الدین از اودے پور ۞ ۲۔ برادرم مصطفےٰ خاں صاحب صالح نگر کے ہاں ۱۲۔ جولائی دوسرا لڑکا تولد ہؤا۔ احباب اس کے خادمِ دین بننے۔ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار منور احمد از صالح نگر ۞ ۳۔ میرے بڑے بھائی کے ہاں اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ خداوند تعالےٰ مولود کی عمر دراز کرے اور خادمِ سلسلہ احمدیہ ہو ۞ خاکسار عبد الغنی۔ چک سکندر ۞ ۴۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے میرے ہاں لڑکا عطا فرمایا ہے دوست درازیٔ عمر۔ اور خادمِ دین ہونے کی دعا فرمائیں۔ خاکسار شیخ محمد حسین۔ ملتان ۞ ۵۔ برادر نور محمد صاحب کے ہاں ۳۰۔ جولائی لڑکا پیدا ہؤا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ نیک کرے اور عمر دراز عطا کرے۔ آمین۔ خاکسار نظام الدین۔ لنگیری ۞

دعائے مغفرت

۱۔ میرا بیٹا عبد القیوم بی۔ ایس سی طویل بیماری کے بعد ۱۶۔ جولائی ۱۹۳۳ء کو انتقال کر گیا۔ مرحوم نے ۲۲ سال کی عمر اور بالکل نوجوانی میں وفات پائی۔ مستونگ میں چونکہ اور کوئی احمدی نہیں۔ جو اس کی نمازِ جنازہ میں شریک ہوتا۔ اس لئے اپنے گھرانے کے سوا اس کی نمازِ جنازہ میں اور کوئی شریک نہ ہو سکا۔ احباب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار محمد الیاس مستونگ۔ بلوچستان۔ ۲۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ فوت ہو گئی ہیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار عبد الرحمٰن خاکی۔ از کوہ مری ۞ ۳۔ عزیزہ مومنہ خاتون اہلیہ سید عبد الباری ۱۵۔ جون ۱۹۳۳ء کو فوت ہو گئی ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ سے درخواست ہے۔ کہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار سید کریم بخش۔ از کلکتہ ۞

امریکہ میں جناب مفتی محمد صادق صاحب کی تبلیغی مساعی کے نتائج

دی السٹریٹڈ ویکلی آف انڈیا ۱۶۔ جولائی لکھتا ہے :-

امریکہ کے ہندوستانی باشندے کون ہیں۔ وہ پہلے پہل وہاں کس طرح گئے۔ وہاں ان سے کیا سلوک ہؤا۔ وہاں وہ کیا کام کرتے ہیں۔ ان سوالات کا جواب دیتے ہوئے بمبئی کا ایک باشندہ جو ابھی امریکہ سے واپس آیا ہے۔ لکھتا ہے :-

ڈی ٹرائٹ میں فورڈ کمپنی اور جنرل موٹر کارپوریشن میں پانصد سے زائد ہندوستانی کام کرتے ہیں۔ جن میں سے اکثر بنگالی مسلمان ہیں۔ پبلک کی امداد سے وہاں ۱۹۲۲ء میں ایک مسجد تعمیر ہوئی تھی ڈاکٹر محمد صادق صاحب ان کے چیف آرگنائزر مذہبی پیشوا اور معلم تھے۔ جو یہاں سے برلن میں مسجد کا چارج لینے کے لئے چلے گئے تھے۔ اور معلوم ہؤا ہے۔ کہ وہاں سے وطن واپس ہو گئے۔ اور ڈی ٹرائٹ کی مسجد ایک اور مسلم مشنری کے چارج میں دی گئی لیکن ڈاکٹر محمد صادق صاحب کی عدم موجودگی کی وجہ سے تھوڑے سے وقت کے لئے کام سست پڑ گیا۔ ڈاکٹر صاحب قابل۔ اور نہایت ہر دلعزیز تھے ۞

مولوی فرزند علی صاحب اور جماعت احمدیہ چھاؤنی لاہور

۴۔ اگست ۱۹۳۳ء خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امورِ عامہ (سابق مبلغ انگلینڈ) شملہ سے راولپنڈی جاتے ہوئے چھاؤنی لاہور ٹھیر گئے اور دن بھر سلسلہ کے کاموں میں مشغول رہے۔ شام کے وقت میاں محمد امیر صاحب اسسٹنٹ آرڈیننس ڈپو نے ان کے اعزاز میں ایک پُر تکلف دعوت دی۔ جس میں کیمپ کے قریب جماعت کے احباب شامل ہوئے ۞ خاکسار علی محمد نامہ نگار الفضل چھاؤنی لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

کانگرس کی ناکامی اور ہندوؤں کی فتنہ انگیزی

مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کو مشتعل کیا جا رہا ہے

رعونت آمیز رویہ

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ مسلمانوں نے جب بھی ہندوؤں کے سامنے سیاسی معاملات کے متعلق منصفانہ سمجھوتہ کا سوال پیش کیا۔ اسی وقت نہایت حقارت۔ اور رعونت کے ساتھ اسے رد کر دیا گیا۔ اور صاف اور کھلے الفاظ میں کہہ دیا گیا۔ کہ مسلمانوں کو اگر سوراجیہ کے حصول کے لئے ہندوؤں کا ساتھ دینا ہے۔ تو اپنے حقوق اور مطالبات کو پیش کئے بغیر دیں۔ جب ہندوستان پر ہندوؤں کو قبضہ واقتدار حاصل ہو جائے گا۔ اس وقت مسلمانوں کے متعلق جو فیصلہ مناسب سمجھیں گے۔ کر دیں گے۔ لیکن اگر مسلمانوں کو یہ بات منظور نہیں۔ تو ہندوؤں کو ان کی کوئی پروا نہیں۔ وہ ان کی امداد کے بغیر ہی سوراجیہ حاصل کر لیں گے۔

کانگرس کی ناکامی کا نتیجہ

اب جبکہ کانگرس مسلمانوں کو نظر انداز کر دینے کی وجہ سے کلیۃً ناکام ہو چکی ہے۔ اور اپنے نقصان رساں و تباہ کن طریق عمل کی وجہ سے سارا وقار کھو بیٹھی ہے۔ نیز بالفاظ "ملاپ" (۲۳- جولائی) ہندوؤں پر واضح ہو چکا ہے۔ کہ "انہوں نے آغاز سے لیکر قربانیاں دینی شروع کر رکھی ہیں۔ خاندانوں کے خاندان۔ اور کروڑہا روپیہ وہ اس مشن پر قربان کر چکے ہیں۔ انہیں امید تھی۔ کہ وہ اس طریقہ سے گوہر مقصود حاصل کر لیں گے۔ لیکن افسوس ابھی تک چاروں طرف تاریکی ہی تاریکی دکھائی دیتی ہے" تو بجائے اس کے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ منصفانہ سمجھوتہ کی طرف مائل ہوتے۔ وہ نہایت فتنہ انگیز طریق عمل اختیار کر رہے ہیں۔ اور کہا جا رہا ہے۔ کہ "ہندو دن بدن کمزور کئے جا رہے ہیں" اور کمزور کرنے کا الزام حکومت اور مسلمانوں پر لگایا جا رہا ہے۔ حالانکہ ہندوؤں نے اگر نقصان اٹھایا ہے۔ تو اپنے ہی ہاتھوں اٹھایا ہے۔

مسلمانوں کے خلاف یورش

حکومت سے ٹکر لگا کر چونکہ ہندو دیکھ چکے ہیں۔ کہ سوائے ناکامی و نامرادی کے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور اس کے مقابلہ میں اپنی کھلی شکست تسلیم کر رہے ہیں۔ اس لئے اب ادھر سے منہ کی کھا کر مسلمانوں کو کچلنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اس بارے میں پہلے بھی انہوں نے کبھی کمی نہیں کی۔ لیکن پہلے ان کا اصل مقصد حکومت کو درہم برہم کرنا تھا۔ اس لئے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے سارا زور صرف نہ کر سکتے تھے۔ اب جبکہ حکومت کے مقابلہ میں عبرتناک شکست کھا چکے ہیں۔ اور انہوں نے سمجھ لیا ہے۔ کہ ان کی خلاف قانون۔ اور امن شکن سرگرمیاں حکومت کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ بلکہ خود ان کی بربادی کا باعث بن رہی ہیں۔ تو وہ یہ اعلان کر رہے ہیں۔ کہ

"ہندوؤں نے دیکھ لیا ہے۔ کہ انہوں نے گھر سے لاپروا ہو کر بہت بھاری نقصان اٹھایا ہے۔ اور اب ضرورت ہے۔ کہ وہ کچھ عرصہ کے لئے گھر کی خبر لیں۔ اور جو طاقت صرف ہو چکی ہے۔ اسے پھر حاصل کر لیں"

یہ طاقت حاصل کرنے کے لئے وہ ساری یورش مسلمانوں پر کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس کے لئے مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کو مشتعل کرنے میں مصروف ہیں۔

مسلمانوں پر الزام

"ملاپ" (۲۷- جولائی) نے مسلمانان پنجاب کے خلاف یہ فرد جرم پیش کیا ہے۔ کہ

"اگر ہندو دیہات میں قرضہ وصول کرنے کی غرض سے جاتے ہیں۔ تو ان کو قتل کر دیا جاتا ہے۔ کئی ایک ڈاکہ کی وارداتیں ان کے گھروں میں ہو چکی ہیں۔ مگر ان کا کوئی پرسان حال نہیں۔ یہ مجملہ ظلم ان لوگوں پر محض اس لئے ہو رہے ہیں۔ کہ وہ ہندو ہیں۔ دیہات میں بائیکاٹ کی لہر زوروں پر ہے۔ مولوی لوگ ان کی دوکانوں کے آگے پکٹنگ کروا رہے ہیں۔ کوئی ان کی فریاد سننے والا نہیں۔ مسلمانوں نے حکومت کو خوش کر کے صوبہ میں اپنا سکہ جما رکھا ہے۔ ڈسٹرکٹ بورڈوں میں ان کا راجیہ ہے۔ کئی ایک خلاف قانون ریزولیوشن بھی وہ پاس کر لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کو کسی قسم کا فکر نہیں"

اس کے ساتھ ہی یہ بھی اضافہ کیا گیا ہے کہ:-

"یہ واقعات تو پنجاب کے ایک حصہ سے تعلق رکھتے ہیں میرے سامنے تو پنجاب کے ہر حصہ کے ہندوؤں کی مشکلات ہیں اور نہ صرف پنجاب بلکہ ہندوستان کے مختلف حصوں کے ہندوؤں کی حالت میرے سامنے ہے۔ بلا شبہ مسلمانوں نے ہندوؤں کی یکطرفہ سر دفیت سے بہت ناجائز فائدہ اٹھایا ہے"

ہندوؤں کے لئے اعلان

ان حالات میں ہندوؤں کو جو کچھ کرنا چاہیئے۔ اس کے متعلق لکھتا ہے:-

"بتلانے کو تو بتلایا جا سکتا ہے۔ کہ ہندو اب کیا کریں۔ اور ان مشکلات سے وہ کیسے نکلیں۔ لیکن یہ باتیں اس وقت ہی بتلانی مفید ہو سکتی ہیں۔ جب ان مشکلات سے نکلنے کا پورا جذبہ پیدا ہو جائے"

یعنی جب وہ مسلمانوں کے خلاف پوری طرح مشتعل ہو جائیں۔ تب انہیں بتایا جائے گا۔ کہ کیا کریں۔

ہندو عورتوں کے اغوا کی داستانیں

یہ "پورا جذبہ" پیدا کرنے کے لئے جہاں مسلمانوں پر دوسرے کئی قسم کے الزامات لگائے جا رہے ہیں۔ وہاں ہندو عورتوں کے اغوا کی داستانیں بھی عجیب و غریب پیرایوں میں بیان کی جا رہی ہیں۔ اور اس کثرت اور اس اہتمام کے ساتھ بیان کی جا رہی ہیں کہ صاف معلوم ہوتا ہے۔ اس کا مقصد مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں میں جذبات نفرت و حقارت پیدا کرنا ہے۔ خود "ملاپ" (۲۸- جولائی) کو اعتراف ہے۔ کہ ہندوؤں میں غیر ہندوؤں کے متعلق اس قسم کے احساسات پیدا ہو رہے ہیں۔ چنانچہ لکھتا ہے:-

"ہندو بالغ اور نابالغ لڑکیوں اور لڑکوں۔ ہندو بیوہ۔ اور شادی شدہ عورتوں کے اغوا کی بہت تیزی سے بڑھتی ہوئی وارداتوں کو پڑھ کر ہر ایک سمجھدار ہندو کو یقین ہوتا جا رہا ہے۔ کہ اس قسم کی تمام وارداتیں جو کہ مختلف صوبوں۔ شہروں۔ اور قصبوں میں مختلف طریق سے مختلف طبقہ کے غیر ہندو کر رہے ہیں۔ یہ ایک خاص طور پر منظم کوشش اور مکروہ تبلیغ کا نتیجہ ہے"

ہندو عورتوں کے اغوا کی وجہ

جب بالفاظ "ملاپ" ہر ایک سمجھدار ہندو اس نتیجہ پر پہونچ رہا ہے۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ اس کا دل غیر ہندوؤں کے متعلق صاف نہیں رہ سکتا۔ خصوصاً مسلمانوں کے متعلق اس کا دل بھڑکتی ہوئی بھٹی

حالانکہ یہ قطعاً غلط۔ بالکل جھوٹ اور سراسر بے بنیاد اتہام ہے۔ کہ ہندو عورتوں اور لڑکیوں کے اغوا کی وارداتیں تبلیغ کا نتیجہ ہیں۔ یہ نتیجہ ہیں اس بے جا آزادی۔ اور بے پردگی کا۔ جو ہندو عورتوں میں رائج ہے۔ اور جو روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ ہمارے نزدیک تو ہندو عورتوں کے اغوا کی وارداتوں میں آج کل کوئی خاص اضافہ نہیں ہو رہا۔ اگر اضافہ ہوا بھی ہے۔ تو اسی نسبت سے جس نسبت سے ہندو عورتوں نے اپنی آزادی اور بے باکی میں اضافہ کیا ہے۔ لیکن ان وارداتوں کی تشہیر میں فی الواقعہ بہت اضافہ ہو چکا ہے۔

جھوٹی داستانیں

بہت سی وارداتیں ایسی ہوتی ہیں۔ جن کی تردید خود ہی ہندو اخبارات کو کرنی پڑتی ہے۔ جیسا کہ لاہانہ کے متعلق کئی ایک "سنسنی خیز" واقعات شائع کرنے۔ اور ان پر بہت شور و شر مچانے کے بعد لکھ دیا گیا۔ کہ یہ سب باتیں غلط ہیں۔ پھر کئی وارداتیں ایسی ہوتی ہیں۔ جو اپنی تردید آپ کر رہی ہوتی ہیں۔ مثلاً حال ہی میں گڑگاؤں کے متعلق لکھا گیا ہے۔ کہ

"ایک ماہ میں مختلف عمروں کی قریباً ایک درجن لڑکیوں کو رات کے وقت زبردستی اغوا کر لیا گیا ہے۔ اور بہت سی عورتوں کی جبکہ ان کے خاوند قریب ہی سو رہے تھے عصمت دری کرنے کی کوشش کی گئی۔ نوجوان لڑکیوں کو جبکہ وہ سوئی ہوتی ہیں۔ زبردستی اٹھا کر بھگا لے جایا جاتا ہے"۔ (رتاپ ۳۰۔ جولائی)

فتنہ انگیزی کی کوشش

اس قسم کے اعلانات سے سوائے اس کے کہ ایسی عورتوں کے خاوندوں اور والدین کی بے غیرتی اور بے حمیتی ظاہر ہو۔ اور کیا پتہ لگتا ہے۔ لیکن ہندو اخبارات بڑے اہتمام کے ساتھ اپنے صفحات میں انہیں شائع کرتے ہیں۔ تاکہ ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف مشتعل کر سکیں۔ اور جب ہندو اچھی طرح بھڑک اٹھیں۔ تو یہ انہیں بتلائیں۔ کہ "ہندو اب کیا کریں"۔ ہندوؤں کی اس قسم کی سرگرمیاں نہایت ہی افسوسناک اور فتنہ انگیز ہیں۔ اور اگر شریف ہندوؤں نے ان کی روک تھام نہ کی۔ اور مسلمانوں نے اپنی حفاظت کے سامان نہ کئے۔ تو نہایت خطرناک نتائج نکلنے کا خدشہ ہے۔

ہندوؤں کو مشورہ

ہندوؤں کو ہم ہمدردانہ مشورہ دیں گے۔ کہ ملک میں بدامنی اور فسادات کی آگ بھڑکا کر وہ طاقتور نہیں بن سکیں گے۔ بلکہ یہ تجربہ انہیں پہلے سے بھی زیادہ مہنگا پڑے گا۔ جب کانگرس مسلمانوں کے حقوق کو نظر انداز کر کے عبرتناک طور پر ناکام ہو چکی ہے تو اب مسلمانوں کے خلاف جنگ آزما ہو کر ہندو کامیابی کا مونہہ نہیں دیکھ سکتے۔ کامیابی کی صورت یہی ہے۔ کہ مسلمانوں کے مطالبات پورے کئے جائیں۔ اور انہیں یقین دلایا جائے۔ کہ ان کے حقوق محفوظ رہیں گے اور پھر متحدہ طور پر حکومت کے سامنے ہندوستان کے حقوق پیش کئے جائیں۔

بے پردگی کا شرمناک نتیجہ

بھائی کی بہن سے شادی

چند دن ہوئے۔ اخبارات میں چھپا تھا کہ دو مسلمان بھائیوں کی اکٹھی شادیاں ہونے پر ایک انجان عورت کی ناواقفیت کی وجہ سے ان کی بیویاں بدل گئیں۔ اس پر ہندو اخبارات نے بہت شور مچایا۔ "پرکاش" (۳۔ جولائی) نے "اسلامی پردہ کی تباہ کاری" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا۔ جس میں بیان کیا۔ کہ

"یہ واقعہ زبانِ حال سے بتلا رہا ہے۔ کہ مسلمانوں کے اندر پردہ سے ایسی خرابیاں رونما ہوتی ہیں۔ جو کہ ایک مسلم مرد اور ایک مسلم عورت کے لئے سخت شرمناک ثابت ہو سکتی ہیں۔ اگر مسلمانوں کے اندر سوئمبر بواہ کا رواج ہو۔ اور پردہ کو انتہا تک نہ لے جایا جائے۔ تو عین ممکن ہے۔ کہ ایسے واقعات جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے کبھی بھی رونما نہ ہوں۔ ہر ایک مسلمان والد اور والدہ کو سوچنا چاہئے کہ یہ پردہ کی بدعت ہی ہے۔ جس سے ان کا کیا ہوا نکاح بھی ویبھچار (زنا) کا روپ بدل سکتا ہے۔ اور کن افسوسناک نتائج پر منتہی ہو سکتا ہے۔ اگر اصل دولہا اور اصل دلہن کے درمیان پردہ حائل نہ ہوتا۔ تو وہ خرابی ہرگز واقع نہ ہوتی۔ جو پہلی رات کو رونما ہوئی"۔

ایک اتفاقی حادثہ کی بناء پر اسلام کے ایک ایسے حکم کے خلاف زبانِ طعن دراز کرنا جس کی ضرورت عورتوں کی بے پردگی کے خراب نتائج سے تنگ آنے والے شریف آریہ بھی تسلیم کر رہے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کا کام ہو سکتا ہے جنہیں عقل و فکر سے حصہ نہ ملا ہو۔ کیونکہ اتفاقی حادثات استثنائی صورت رکھتے ہیں۔ لیکن اسلامی پردہ کو اس کا ذمہ وار قرار دینے۔ اور بے پردگی کی حمایت کرنے والوں نیز اپنے ہاں "سوئمبر بواہ" کا رواج رکھنے والوں میں جس قسم کے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ وہ اپنی کراہت اور بد اثرات کے لحاظ سے بہت بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اسی قسم کا ایک تازہ واقعہ حال میں رونما ہوا جس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ منی گنج (آسام) کی ایک نوجوان ہندو لڑکی کی شادی اس کے حقیقی بھائی کے ساتھ ہو گئی۔ وہ بہن بھائی بچپن میں ہی ایک دوسرے سے جدا ہو گئے تھے۔ بھائی عیسائی مشنریوں کے ذریعہ تعلیم پا کر ڈاکٹر بن گیا۔ اور پھر منی پور آ کر اس نے کام شروع کر دیا کہ اس نے کہیں اس لڑکی کو جو اس کی بہن تھی۔ دیکھ لیا۔ اور آخر بعض دوستوں کی کوشش سے ان کی شادی ہو گئی۔ شادی کے بعد لڑکی کی چچی کلکتہ سے اپنی بھتیجی کے خاوند کو دیکھنے اور مبارکباد دینے آئی۔ تو اسے پہلی نظر میں ہی شبہ پیدا ہو گیا لیکن جب اس نے ڈاکٹر کی کلائی پر گودے ہوئے بعض نشانات دیکھے تو چلّا اٹھی۔ کہ ارے یہ تو سوشیلا کا بھائی ہے۔ تفصیلی گفتگو کے بعد یہ حقیقت پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی۔ اب بھائی بہن دونوں انتہائی شرم و انفعال کے عالم میں خلوت گزیں ہیں۔ کسی سے ملتے نہیں۔ اور سارے علاقہ میں ہلچل مچی ہوئی ہے۔ کسی کی سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ کیا کیا جائے۔ سب سے بڑی مصیبت یہ ہے۔ کہ لڑکی اپنے بھائی سے حاملہ بھی ہو چکی ہے۔

جس واقعہ کی بناء پر آریہ اخبارات نے اسلامی پردہ پر اعتراض کیا تھا اس میں تو یہ صورت موجود تھی۔ کہ وہ دونوں اپنی اپنی منکوحہ کو طلاق دے کر دوسری سے نکاح کر سکتے ہیں۔ لیکن آریہ صاحبان بتائیں۔ مذکورہ بالا واقعہ کی صورت میں وہ کیا حل پیش کرتے ہیں۔ اور بے پردگی کی موجودگی و سوئمبر بواہ کے رواج کے ہوتے ہوئے کیوں ایسا شرمناک واقعہ رونما ہوا۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ بے پردگی ہی اس کا موجب ہوئی۔ اگر لڑکی پردہ میں ہوتی۔ تو نہ ڈاکٹر اسے دیکھتا۔ اور نہ دونوں اس مصیبت میں پھنستے جس سے نکلنے کی کوئی صورت ہی نہیں ہے۔

ننگا پھرنے کا قانون بنوانے کی کوشش

لیجسلیٹو اسمبلی کے ایک ہندو ممبر مسٹر بھوپت سنگھ نے بالفاظ "پرتاپ" (۲۷۔ جولائی) "اس منشا کا ایک ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ کہ سادھوؤں اور فقیروں کا ننگا رہنا جرم نہ رہے اس ریزولیوشن کی تائید میں انہوں نے جو بیان شائع کیا ہے۔ اس میں وہ بتاتے ہیں۔ کہ کئی سادھو ننگا رہنا اپنا مذہبی اصول سمجھتے ہیں۔ اس لئے ان کو ننگا رہنے سے روکا نہ جائے"۔

اس سلسلہ میں یہ ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ حیدرآباد دکن میں بعض ہندو اس بناء پر شور مچا رہے ہیں۔ کہ ننگے پھرنے والے سادھوؤں کے متعلق یہ پابندی کیوں عائد کی گئی ہے۔ کہ اگر وہ باہر نکلیں۔ تو ان کے معتقد ان کے اردگرد قناتوں کا پردہ رکھیں۔

یہ ہے ہندو دھرم کی نہ صرف پراچین تہذیب و تمدن۔ بلکہ ان کے مذہبی راہنماؤں کا طریق عمل۔ جسے اس روشنی کے زمانہ میں رائج کرنے کے لئے قانون پاس کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جب بیسویں صدی میں بھی پڑھے لکھے ہندو سر بازار ننگے پھرنے کے لئے قانون پاس کرانا ضروری سمجھیں۔ اور سر بازار ننگے پھرنے والوں کو روکنا اپنے مذہب میں دست اندازی قرار دیں۔ تو اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ یہ مذہب اس زمانہ میں جبکہ جہالت کا دور دورہ تھا۔ اور اس کے پیروؤں کو کھلی آزادی تھی۔ کیا کچھ گل کھلا چکا ہے۔ ایسے مذہب کے ماننے والے اسلام کی تہذیب و تمدن پر اعتراض کرتے وقت اگر اپنے گریبان میں مونہہ ڈال کر دیکھ لیا کریں۔ تو انہیں معلوم ہو جائے کہ وہ کس قدر بے انصافی اور ہٹ دھرمی سے کام لے رہے ہیں۔

کیا حضرت مسیح موعودؑ نے الوہیت کا دعوےٰ کیا؟

حصہ

خدا تعالےٰ کے مرسلوں کے ساتھ ہمیشہ یہ سلوک ہوتا آیا ہے۔ کہ ان کے انکار کو جائز قرار دینے کے لئے ان پر اتہامات لگائے گئے۔ اور ان کی طرف غلط باتیں منسوب کر کے لوگوں کو ورغلایا گیا۔ مگر زیرک اور عقلمند لوگ جوں جوں سمجھتے جاتے ہیں راہِ ہدیٰ پر گامزن ہوتے جاتے ہیں ؛

اس زمانہ میں بھی جب خدا نے اپنی سنت قدیمہ کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ تو مخالفین نے پہلے مخالفین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے یہی راہ اختیار کی۔ کہ آپ کی طرف غلط عقائد منسوب کئے۔ بے جا اتہام لگائے۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ آپ نے الوہیت کا دعوےٰ کیا۔ اور اس کے ثبوت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک کشف پیش کرتے ہیں۔ جو یہ ہے :۔

" رأیتنی فی المنام عین اللّٰہ وتیقنت انّنی ھو " (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴)

یعنے میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ ہو بہو اللہ ہوں۔ اور یقین کیا۔ کہ میں وہی ہوں

اس وقت میں اس کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں۔

جواب اول

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ التحیۃ والسلام کی عبارت میں لفظ منام (خواب) موجود ہے۔ اور خواب کو ظاہر پر محمول نہیں کیا جا سکتا اگر ظاہر پر محمول کرنا درست ہو۔ تو امور ذیل کا کیا جواب ہوگا

(۱) حضرت یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں۔ انی رأیت احد عشر کوکباً والشمس والقمر رأیتھم لی ساجدین (سورۃ یوسف ع ۱) میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ کہ مجھے سورج چاند اور گیارہ ستارے سجدہ کر رہے ہیں۔ سورۃ الحج میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے الم تر ان اللّٰہ یسجد لہ من فی السموات ومن فی الارض والشمس والقمر والنجوم الخ کہ جو کچھ زمین و آسمان میں سورج چاند ستارے وغیرہ ہیں۔ یہ خدا کو سجدہ کرتے ہیں۔ یعنے یہاں خدا تعالےٰ یہ فرماتا ہے۔ کہ سورج چاند اور ستارے وغیرہ خدا کو سجدہ کیا کرتے ہیں۔ لیکن ادھر حضرت یوسفؑ یہ کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے مجھے سجدہ کیا۔ کیا اس سے کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ حضرت یوسفؑ نے بھی خدا ہونے کا دعوےٰ کیا۔ اگر نہیں تو کیوں؟

(۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ حرام لباس الحریر والذھب علی ذکور امتی (ترمذی شریف جلد اول ابواب اللباس صفحہ ۲۰۵) کہ مردوں کے لئے ریشمی لباس اور سونا پہننا حرام ہے۔ مگر خود ہی فرماتے ہیں۔ رأیت فی یدی سوارین من ذھب (مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۴۶) (مشکوٰۃ صفحہ ۳۲۶) کہ میں نے سونے کے دو کنگن اپنے ہاتھوں میں پہنے ہوئے دیکھے ہیں۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض کرنے والے یہ فتوےٰ دیں گے کہ (نعوذ باللہ من ذالک) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فعل حرام کے مرتکب ہوتے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

(۳) ومن رأی انہ زنیٰ وأقیم علیہ الحد وکان سلطاناً " یعنے اگر کوئی بادشاہ خواب میں دیکھے۔ کہ اس نے زنا کیا ہے۔ اور اسپر حد لگائی گئی ہے تو کیا معترضین اس بادشاہ کی شہادت کو قابل قبول قرار دیں گے؟ جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔" لا تجوز شہادۃ خائن ولا خائنۃ ولا مجلود حداً " اور " ولا زان ولا زانیۃ " (مشکوٰۃ المصابیح باب الاقضیۃ والشہادات صفحہ ۳۲۶) کہ خائن کی شہادت اور جس پر حد لگ چکی ہو۔ اور زانی کی شہادت قبول نہ کی جائے۔

پس خواب کو ظاہر پر محمول کر کے فتوے دینے والے امور مندرجہ بالا کو حل فرمادیں ؛

جواب دوم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کشف بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔

" ولا نعنی بھٰذہ الواقعۃ کما یعنی فی کتب اصحاب وحدۃ الوجود وما نعنی بذالک ما ھو مذھب الحلولیین بل ھٰذہ الواقعۃ توافق حدیث النبی صلعم اعنی بذالک حدیث البخاری فی بیان مرتبۃ قرب النوافل لعباد اللّٰہ الصالحین " (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۶)

یعنے ہمارے اس رویاء سے وہ مراد نہیں۔ جو وحدۃ الوجود والوں کی کتب میں مراد لی گئی ہے۔ اور نہ ہماری مراد اس سے قائلین حلول کی سی ہے۔ بلکہ یہ رویاء آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث سے بالکل موافق ہے۔ جو کہ بخاری میں آتی ہے۔ جس میں نوافل پڑھنے والے بندوں کے قرب کا ذکر ہے

جب حضور نے خود ہی اس کی تشریح فرمادی ہے۔ تاکہ کوئی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو۔ تو اب مخالفین کو کیا حق ہے۔ کہ وہ اعتراض کریں۔ چونکہ یہ کشف ہے۔ اس لئے ظاہر پر حمل کرنے کی بجائے اس کی تعبیر معلوم کرنی چاہیئے۔ اور معبرین نے اس کی یہ تعبیر فرمائی ہے۔

" ومن رأی کانہ صار الحق سبحانہٗ وتعالےٰ اھتدیٰ الی صراط المستقیم " (تعطیر الانام فی تعبیر المنام مصری جلد اول صفحہ ۹ مصنفہ امام عبدالغنی نابلسی) یعنے " جو شخص خواب میں دیکھے۔ کہ وہ خدا بن گیا ہے۔ تو اس کی تعبیر یہ ہے۔ کہ وہ صراط مستقیم پر گامزن ہوگا۔ اس سے دو امور ثابت ہوتے

(۱) خواب میں انسان اپنے آپ کو خدا دیکھ سکتا ہے۔ اس لئے امام صاحب نے تعبیر تحریر فرمائی۔ ورنہ تعبیر کیسی؟

(۲) اسکی تعبیر ہدایت الی صراط المستقیم ہے۔

پس حضرت اقدس کے کشف سے ہرگز ہرگز یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا۔ کہ آپ نے خدا ہونے کا دعوےٰ کیا

جواب سوم

اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام الوہیت کے مدعی ہوتے۔ تو اپنی جماعت کو حکم دیتے۔ کہ وہ آپ کو خدا مانیں۔ اور پھر جماعت آپکو خدا سمجھتی۔ مگر نہ حضور نے یہ تعلیم دی۔ اور نہ جماعت آپ کو خدا کہتی ہے۔ بلکہ آپ کی تحریر ظاہر کرتی ہیں۔ کہ آپ اسی حقیقی خدا کے پرستار اور اسی کی پرستش کی طرف لوگوں کو بھی متوجہ کرتے ہیں جسکو اسلام نے پیش کیا ہے۔ مثال کے طور پر چند حوالجات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

۱۔ میر عباس علی شاہ لدھیانوی کو ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں :۔

" سو نماز میں بالخصوص دعائے اھدنا الصراط المستقیم میں دلی آہوں سے دلی تضرعات سے۔ دلی خشوع سے۔ دلی جوش سے حضرت احدیت کا فیض طلب کرنا چاہیئے۔ اور اپنے تئیں ایک مصیبت زدہ اور عاجز اور لاچار سمجھ کر اور حضرت احدیت کو قادر مطلق اور رحیم و کریم یقین کر کے رابطہ محبت اور قرب کے لئے دعا کرنی چاہیئے اس جناب میں خشک ہونٹوں کی دعا قابل پذیرائی نہیں فیضان سماوی کے لئے سخت بے قراری اور جوش رگریہ و زاری شرط ہے "

(مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۱۱)

ب۔ " کیا بدبخت وہ انسان ہے۔ جسکو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے۔ جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اسے دیکھا۔ اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے۔ اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اسے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو۔ کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے۔ جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں۔ اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں

کس وقت سے میں بازاروں میں منادی کردں - کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں۔ - - - - - - - خدا ایک پیارا خزانہ ہے - اسکی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک کام میں تمہارا مددگار ہے - تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں - اور نہ تمہارے اسباب اور حیلے کچھ چیز ہیں" (کشتی نوح ص۱۹)

ج "اے سننے والو سنو - ہمارا خدا وہ خدا ہے - جو اب بھی زندہ ہے - جیسا کہ پہلے زندہ تھا - اور اب بھی وہ بولتا ہے - جیسا کہ پہلے وہ بولتا تھا - - - اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں - کوئی صفت بھی معطل نہیں - اور نہ کبھی ہوگی - وہ وہی واحد لاشریک ہے - جس کا کوئی بیٹا نہیں - اور جس کی کوئی بیوی نہیں - اور وہ وہی بے مثل ہے جسکا کوئی ثانی نہیں - الخ (الوصیت)

کیا ان حوالجات کی موجودگی میں کوئی سعید الفطرت آپ کو مدعی الوہیت قرار دے سکتا ہے؟

جواب چہارم

عاشقین خدا پر ایسے حالات گزرا کرتے ہیں - کہ وہ حق میں اس قدر محو ہو جاتے ہیں - جو ان کو اپنا وجود نظر ہی نہیں آتا - اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر بھی بوجہ خدا کا عاشق ہونے کے یہ حالت طاری ہوئی - چنانچہ آپ نے اسی کتاب کے اسی صفحہ پر اسی عبارت سے آگے تحریر فرمایا ہے۔

"وعنی بحین اللہ رجوع الظل الی اصلہ وغیبوبتہ فیہ کما یجری مثل ھذہ الحالات فی بعض الاوقات علی المحبین" (آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴) کہ عین سے مراد ظل کا اصل کی طرف جانا - اور اس کا اس اصل میں فنا اور محو ہو جانا ہے جیسا کہ بعض اوقات اس کے محبین پر یہ حالت طاری ہوتی ہے۔

مثال کے طور چند ایسے حوالجات پیش کرتا ہوں جن سے معلوم ہوتا ہے - کہ خدا کے محبین حالت محو میں کیا کچھ دیکھتے - اور کہتے ہیں۔

(۱) مولوی عبدالحق صاحب محدث دہلوی لکھتے ہیں - عارف کے ہاتھ خدا کے ہاتھ اور اس کی زبان خدا کی زبان اور اس کی آنکھ خدا کی آنکھ ہو جاتی ہے - چنانچہ اس حدیث میں فکنت سمعہ الذی یسمع بہ اسی طرف اشارہ ہے - اور اسی مرتبہ میں وحدت وجود کا راز کھلتا ہے - گرچہ خدائے پاک اپنی ذات اور صفات میں جمیع کائنات سے الگ اور ممتاز ہے - کوئی ممکن واجب نہیں ہو سکتا لیکن عارف پر وجوب کا ایک ایسا اثر پڑتا ہے - کہ اس کے آثار اس میں ظہور کرنے لگتے ہیں - تب اس کا تصرف عالم میں ہونے لگتا ہے - اور وہ شخص فنافی اللہ اور باقی باللہ ہو جاتا ہے - - - - پس یہ انسان کا کمال انتہائی ہے - سو یہ مرتبہ خاص انبیاء علیہم السلام کو اور ان سے کچھ اتر کر ان کے متبعین اولیاء کرام کو نصیب ہوتا ہے" (مقدمہ تفسیر حقانی ص۱۳)

(۲) (بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے) نماز صبح پڑھ کر ان (لوگوں) کی طرف دیکھکر کہا انی انا اللہ لا الٰہ الا انا فاعبدون (بے شک میں اللہ ہوں - میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری عبادت کرو) لوگوں نے کہا - کہ یہ شخص دیوانہ ہے - اور ان کو چھوڑ کر چلے گئے"

(تذکرۃ الاولیاء مطبوعہ ۱۹۱۷ء ذکر بایزید بسطامی صفحہ ۱۳۴-۱۳۵)

(۳) "ایک نے پوچھا عرش کیا ہے - فرمایا میں ہوں - کرسی کیا ہے - فرمایا میں - پوچھا لوح کیا ہے - فرمایا میں - کہا خدائے عزوجل کے برگزیدہ بندہ ہیں ابراہیم - موسیٰ - عیسیٰ - محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام فرمایا وہ سب میں ہوں - کہا کہتے ہیں کہ خدا کے برگزیدہ بندے ہیں جبرائیل میکائیل - اسرافیل - عزرائیل علیہم السلام فرمایا وہ سب میں ہوں - وہ شخص خاموش ہو گیا - تو فرمایا ہاں جو حق میں محو ہو گیا - تو حقیقت میں جو کچھ ہے - حق ہے - اگر وہ شخص نہ ہو - تو حق سب اپنے آپ کو دیکھتا ہے - یہ تعجب کی بات نہیں۔" ص۱۶۷ ذکر بایزید بسطامی"

(۴) ابو الحسن خرقانی فرماتے ہیں "میں خدائے وقت مصطفائے وقت ہوں" (ص۴۲۱ ذکر ابو الحسن خرقانی)

(۵) شبلی نے کہا - میں ہی کہتا ہوں - اور میں ہی سنتا ہوں - دونوں عالم میں میرے سوا کون ہے - کیونکہ یہ باتیں جو میں کہتا ہوں حق سے حق تک پہنچتی ہیں" (ص۵۲۶ ذکر ابو بکر شبلی)

حدیث قدسی جو صحیح بخاری جلد ۴ ص۷۹ کتاب الرقاق باب التواضع میں آتی ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اشارہ کیا ہے - یہ ہے - فرمایا - ما یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بھا ورجلہ التی یمشی بھا یعنے میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرے قریب آ جاتا ہے - یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تب میں اس کے کان بن جاتا ہوں - جن سے سنتا ہے اور آنکھیں جن سے دیکھتا ہے - اور ہاتھ جن سے پکڑتا ہے - اور پاؤں بن جاتا ہوں - جن سے چلتا ہے۔

یہ حدیث بھی بتاتی ہے - کہ خدا کے مقربین کی ایسی حالت ہو جاتی ہے - کہ وہ سرتاپا خدا میں محو ہو کر "انا الحق" تک کہنے لگ جاتے ہیں پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی اسی طرح کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا - جسطرح دیگر خدا کے مقربین پر کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا - کیونکہ خدا تعالےٰ خود فرماتا ہے - کہ میرے بندوں پر ایسی حالت طاری ہو جایا کرتی ہے - اس لئے نہیں کہا جا سکتا - کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام الوہیت کے مدعی بن گئے۔

خاکسار سید احمد علی جامعہ احمدیہ قادیان

ذکر و فکر

حجر اسود

مخالفین اسلام نے حجر اسود پر بڑے بڑے اعتراض کئے ہیں - اور اسی ضمن میں مسلمانوں پر مشرک اور سنگ پرست اور بت پرست ہونے تک کا الزام لگایا ہے - سو اسے عزیز یاد رکھ تصویری اور پیشگوئیوں کی الٰہی زبان کے مطابق حجر اسود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود باجود کا قائمقام ہے - جس طرح کعبہ خدا تعالےٰ کا گھر کہلاتا ہے - اسی طرح یہ پتھر خود حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ایک جسمانی اشارہ اور استعارہ ہے - یہی وجہ ہے - کہ حضرت مسیح نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کونے کا پتھر کہا - اور خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے مقام پر قائم کرکے تعمیر کعبہ کے وقت تمام قبائل عرب کا جھگڑا اٹھایا - یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ جب خود اس ملک پر حاکم ہو جائیں گے - تو سب قبائل کو ملا کر شیر و شکر کر دیں گے - اسی طرح آپ نے ایک دفعہ فرمایا - کہ ایک مکان بنانے والے نے مکان بنایا - اور آخر میں اس میں ایک اینٹ لگائی - وہ آخری اینٹ میں ہوں - سو اس طرح حجر اسود سے جو تعمیر کعبہ کے بعد اس کے ایک کونہ میں لگایا گیا تھا - اپنے تئیں مشابہت دی - اسی لئے کعبہ پر جو خانہ خدا کا مظہر ہے - تصدق ہوتے وقت ہر مسلمان طواف کو حجر اسود سے شروع کرتا ہے - اور ہر چکر پر اسے بوسہ دیتا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو آپ کی بعثت کے لئے دعا کی تھی - اس کا ظاہری نشان انہوں نے یہی پتھر لگایا تھا - ممکن ہے - یہ صحیح ہو کہ آدم اپنے ارضی بہشت سے بحکم خدا یہ پتھر ہمراہ لے کر نکلے ہوں - پھر وہ منتقل ہوتا ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچا - پھر انہوں نے اسکو مستقل طور پر مکہ میں کعبہ کے کونہ پر نصب کر دیا - تاکہ آئندہ نسلوں کو معلوم رہے - کہ وہ کونے کا پتھر یا قصر نبوت کی آخری اینٹ یعنی حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مقام میں پیدا ہوں گے - جہاں یہ نشان بحکم خداوندی لگایا گیا ہے۔

ازل - ابد - لا انتہا - لیس کمثلہ شیٔ

اے عزیز یہ الفاظ جن مطالب کو ظاہر کرتے ہیں - ان مطالب کی حقیقت سمجھنے سے انسانی دماغ اور انسانی عقل اور انسانی وہم قطعاً قاصر ہیں - حالانکہ یہ الفاظ نہایت کثرت سے استعمال ہوتے ہیں - لوگ غور نہیں کرتے - اور عموماً خیال کرتے ہیں - کہ ہم ان کا مفہوم خوب سمجھتے ہیں - حالانکہ یہ غلط ہے - اگر ان الفاظ کے اصلی مطلب پر انسانی عقل اور دماغ حاوی ہو جاتے - تو پھر خدا کی بعض صفات پر بھی احاطہ کر سکے - حالانکہ یہ ناممکن ہے

خاکسار محمد اسمٰعیل

تمدن اسلام

اسلام میں ازدواجی تعلقات

ازدواجی تعلقات تمدن انسانی کا ایک اہم ترین حصہ ہیں۔ ان کے متعلق اسلام کے بعض نہایت مفید اور صد درجہ آسائش بخش احکام گذشتہ پرچوں میں بیان کئے جا چکے ہیں۔ اب بعض اور باتیں پیش کی جاتی ہیں:

استخارہ کی تاکید

اسلام نے ہر امر میں انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرنے اور اس کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی راہ بتائی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے۔ کہ جو اہم کام کرنے لگو۔ اسے شروع کرنے سے قبل اس کے متعلق استخارہ یعنی خاص طور پر دعا کر لیا کرو۔ تا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اگر وہ مفید ہو۔ تو اس میں برکت حاصل ہو۔ اور اگر مضر ہو۔ تو اس سے بچائے جاؤ۔ بیاہ شادی کے معاملہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استخارہ کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ اور اس طرح ابتداء میں ہی خدا تعالیٰ کی استعانت حاصل کرنے کی ہدایت کی ہے۔

محفوظ ترین طریق

انسان کا علم اور اس کی بصیرت اس قدر محدود ہے کہ وہ ایک ایسے انسان کے اخلاق و عادات اور خصائل کی باریکیوں کو بھی نہیں دیکھ سکتا۔ جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہو۔ اور شادی تو اسے ایک ایسی شخصیت کے ساتھ منسلک کر رہی ہوتی ہے جس سے وہ اجنبی اور بیگانہ ہوتا ہے۔ چہ جائیکہ اس کی طبیعت مزاج اور عادات سے اسے کوئی واقفیت ہو۔ پھر ظاہر ہے کہ میاں بیوی کے تعلقات کی نوعیت ایسی ہے۔ کہ بعض اوقات کوئی معمولی سی خلاف طبیعت بات بھی کبیدگی کا باعث بن سکتی ہے۔ اس لئے اس سے محفوظ ترین طریق اور کوئی ہو نہیں سکتا۔ کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے۔ اور اس علام الغیوب سے استدعا کی جائے۔ کہ اگر یہ رشتہ حالات۔ صورت و شکل خصائل و شمائل اور عادات و اطوار کے اعتبار سے ایسا ہے کہ میرے لئے باعث خوشی و اطمینان ہو سکے۔ اور ہمارا نباہ ہو گی تو اسے میرے لئے مقدر کر دے۔ ورنہ اس میں ایسی رکاوٹیں حائل کر دے۔ کہ سرانجام نہ پا سکے۔

مسلمانوں کی افسوسناک حالت

غور کرو۔ کس قدر مفید اور سلامتی کا طریق ہے۔ غیروں پر تو کیا افسوس ہے۔ اندھا اگر روشنی سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا اگر کمزور بینائی رکھنے والا انسان سورج کی ضو فشانی سے کما حقہ استفادہ نہیں کر سکتا۔ تو اس پر افسوس کرنے کے بجائے پہلے اس کی بیماریت کا علاج کرنا ہوگا۔ لیکن اگر ایسا شخص جو بینا ہونیکا مدعی ہو۔ روشنی سے فائدہ نہ اٹھائے تو یہ فی الواقع ایک نہایت افسوسناک امر ہے۔ مسلمانوں کی یہ انتہائی بدقسمتی ہے۔ کہ وہ اس نہایت ہی محفوظ طریق کو بالکل نظر انداز کر چکے ہیں۔ بیاہ شادی کے وقت ان کے پیش نظر مال و دولت ہوتی ہے۔ حسن و خوبصورتی ہوتی ہے۔ خاندانی اعزاز و اکرام ہوتا ہے۔ اور جب ان میں سے کوئی بات انہیں حاصل ہوتی نظر آئے۔ تو پھر کسی بات کی پروا نہیں کرتے۔ اور خدا تعالیٰ سے مدد و استعانت حاصل کرنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جن باتوں کی خاطر وہ شادی کرتے ہیں۔ اکثر اوقات وہی ان کے لئے مصائب و تکلیف کا دروازہ کھول دیتی ہیں۔ اور ان کی زندگی نہایت تلخ ہو جاتی ہے۔

جلد بازی کے نقصانات

چونکہ لوگ عام طور پر اپنی محدود عقل و سمجھ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اس لئے جلد بازی سے بھی کام لیتے ہیں۔ اور جلد بازی کے باعث معاملہ پر اچھی طرح غور نہیں کیا جا سکتا۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ کہ بیاہ شادی کے بارے میں یہی فکر دامنگیر ہوتا ہے۔ کہ جس طرح بھی ممکن ہو۔ بلا تامل یہ رشتہ قائم ہو جائے۔ تا اس میں کوئی روک ٹوک نہ پیدا ہو جائے۔ لیکن اس طرح کی شادیوں کا انجام عموماً نہایت تکلیف دہ ہوتا ہے۔

استخارہ اس قسم کی جلد بازی سے بھی روکتا ہے۔ اور ٹھنڈے دل سے غور و فکر کرنے کا موقع بہم پہنچاتا ہے۔ اور جب انسان ایک طرف خدا تعالیٰ سے ہدایت و راہ نمائی حاصل کرنے کی سچے دل سے خواہش کرے۔ اور دوسری طرف ظاہری ترغیبات سے قطع نظر کر کے حقیقت تک پہنچنے کی کوشش کرے۔ تو اسے یقیناً صحیح راہ نمائی حاصل ہو جاتی ہے۔

استخارہ کی حکمت

ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس ہدایت پر غور کیا جائے۔ کہ ازدواجی تعلقات قائم کرنے سے قبل استخارہ سات روز تک کیا جائے۔ تو اس کی حکمتیں اور خوبیاں روز روشن کی طرح ظاہر ہو جاتی ہیں۔ مگر افسوس مسلمانوں میں مذہب سے ناواقفیت اس حد تک بڑھ چکی ہے۔ کہ بہت سوں کو اتنا بھی معلوم نہیں ہوگا۔ کہ استخارہ کیا ہے۔ اور کس طرح کرنا چاہیئے۔ اور جن کو معلوم ہے وہ دوسری ترغیبات و تحریصات میں پھنس کر اس کے لئے موقع ہی نہیں پاتے۔ اور اس طرح اس سب سے ضروری۔ اور اہم امر کو نظر انداز کر کے مصائب میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

تعلقات زن و شوئی اور ہندو دھرم

پھر نکاح کے بعد میاں بیوی کے جو تعلقات شروع ہوتے ہیں۔ ان کے متعلق بھی اسلام کی تعلیم دیگر مذاہب سے بہت افضل ہے۔ مثلاً ہندو دھرم کو لے لو۔ وہ میاں بیوی کے تعلقات کی اگرچہ اجازت دیتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی اسے گندے اور ذلیل فعل قرار دیتا ہے۔ اس کے نزدیک بہترین طریق یہی ہے۔ کہ شادی نہ کی جائے۔ بلکہ تجرد اختیار کیا جائے۔ اور روحانیت میں ترقی کے لئے اس نے جو ہدایات دی ہیں۔ ان میں سے ایک تجرد کی زندگی بسر کرنا بھی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ ہندو دھرم کے پیرو فطری تقاضا سے مجبور ہو کر شادی تو کر لیتے ہیں لیکن مذہب کے لحاظ سے اپنے آپ کو بار گراں کے نیچے دبا ہوا سمجھتے ہیں۔ چنانچہ گاندھی جی نے اپنی خود نوشت سوانح عمری میں لکھا ہے۔ کہ میں جب اپنی بیوی کے پاس جاتا تھا۔ تو میرے دل پر ایک بوجھ ہوتا تھا۔ کہ ہم برا کام کر رہے ہیں۔ حتیٰ کہ اس وجہ سے مجبور ہو کر ہم نے قسم کھائی کہ آئندہ ایسا کام نہ کیا کریں گے ظاہر ہے۔ کہ جو مذہب اس قسم کا احساس میاں بیوی کے دل میں پیدا کرتا ہے۔ وہ انسانی فطرت کو کچلنا چاہتا ہے۔ یا بصورت دیگر اپنے حکم کی خلاف ورزی پر مجبور کرتا ہے۔ اور یہ دونوں صورتیں انسانی زندگی کو تلخ بنا دینے والی ہیں۔

اس احساس سے اس کے دل پر ایک زنگ لگ جاتا ہے۔ اور لازماً یہ احساس پیدا ہونے والے بچہ پر بھی اثر کرتا ہے۔ اور گویا وہ گناہ کی مہر لئے ہوئے شکم مادر سے پیدا ہوتا ہے۔

اسلام اور میاں بیوی کے تعلقات

برعکس اس کے اسلام نے ان تعلقات کو پاکیزہ قرار دیا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ یہ فعل روحانیت میں ترقی کے لئے ممد ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو شادی نہیں کرتا۔ وہ غلطی کرتا ہے۔ اسلام رہبانیت کو پسند نہیں کرتا۔ اور جو شخص بغیر کسی مجبوری کے شادی کرنے کے بغیر ہی فوت ہو جاتا ہے۔ وہ بطال ہے۔ یعنی اس کی عمر رائیگاں گئی۔ گویا اسلام نے انسانی زندگی کے لئے شادی کرنا ضروری قرار دیا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اس بارے میں اسلام کی تعلیم پاکیزہ اور کیسی مکمل ہے۔

تعلقات زن و شوئی ایک فطری تقاضا ہے۔ لیکن اسلام کے سوا دیگر مذاہب نے اس کو اعلےٰ پایہ کا قرار نہیں دیا۔ بلکہ اس بارے میں حوصلہ شکنی کی کوشش کی ہے۔ صرف اسلام ہی ہے جس نے اسے داخل حسنات کیا۔ اور اس میں کسی قسم کی روک ٹوک پیدا کر کے اپنے ماننے والوں کو خواہ مخواہ مبتلائے عصیاں کرنے کے بجائے اسے روحانی ترقیات کا ایک زینہ قرار دے دیا۔

نظارتوں کے اعلانات

قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۳۳ء کے موقعہ پر بعد مشورہ نمایندگان فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ مختصر نوٹوں کے ساتھ جس قدر جلد ممکن ہو۔ شائع کر دیا جائے۔ دوست اپنی اپنی جگہ کوشش کر کے دو ہزار خریدار پیشگی قیمت دینے والے مہیا کر دیں۔"

اس لئے گذارش ہے کہ احباب کوشش کے ساتھ خریدار بہم پہونچائیں۔ اور پیشگی قیمت ساڑھے سات روپیہ فی نسخہ کے حساب سے محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پتہ پر ارسال کرا دیں یہ کام نہایت توجہ اور تندہی سے ہونا چاہیئے۔ تاکہ طباعت کا کام جلد سے جلد ہاتھ میں لیا جائے۔ (ناظر تالیف و تصنیف)

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

صیغہ تعلیم و تربیت کے لئے ایسے دوستوں کی ضرورت ہے۔ جو تربیت جماعت کے لئے کچھ وقت دے سکیں۔ مثلاً سکولوں کے مدرس یا اور ملازمت پیشہ احباب جن کو سرکاری طور پر موسمی یا اور تعطیلات مل جاتی ہیں۔ یا مل سکتی ہوں اور ان تعطیلات میں سے کچھ وقت دین کی خدمت کے لئے وقف کر سکیں۔ براہ کرم وہ اپنے نام سے مجھے اطلاع دیں۔ نیز یہ بھی لکھیں۔ کہ وہ کس قدر وقت اور کس ماہ میں دے سکیں گے۔ نیز اس کے علاوہ اور صاحب جو ملازمت پیشہ نہ ہوں۔ اور وقت دے سکیں۔ وہ بھی اپنے نام لکھوا سکتے ہیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

جائنٹ ناظروں کے متعلق اعلان

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب اور خانصاحب منشی برکت علی صاحب جائنٹ ناظران بیت المال کچھ عرصہ کے لئے شملہ تشریف لے گئے ہیں۔ ان کی جگہ تشخیص بجٹ کا کام کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے مندرجہ ذیل احباب کو جائنٹ ناظر منظور فرمایا ہے متعلقہ جماعتیں مطلع رہیں۔ اور ان کی ہدایت کے مطابق تشخیص بجٹ کا بقیہ کام جلد مکمل کریں۔

(۱) حضرت مرزا شریف احمد صاحب برائے انجمنہائے احمدیہ ضلع گورداسپور۔

پسماندگان کے متعلق تعاونی سکیم

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سال حال کی مجلس مشاورت میں تعاونی سکیم پسماندگان کے متعلق یہ فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ "نظارت امور عامہ ایک ماہ کے اندر اندر اس رپورٹ کو چھاپ کر نمایندگان مجلس مشاورت کے پاس بھیجدے۔ اور نمایندگان اپنی آراء لکھ کر ایک ماہ کے اندر سب کمیٹی مقررہ کے سکرٹری ناظر امور عامہ قادیان کے پاس بھیج دیں۔ سب کمیٹی ان آراء کو مدنظر رکھ کر ایک ماہ میں رپورٹ مرتب کر کے میرے پاس بھیجدے۔"

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں تعاونی سکیم تمام نمایندگان کی خدمت میں بھجوا دی گئی ہے۔ نمایندگان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کی رائے لکھ کر ایک ماہ کے اندر امور عامہ میں بھجوا دیں۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

ضروری اعلان

غلام رسول صاحب گٹھیالیاں ضلع سیالکوٹ سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ گٹھیالیاں کو ایک امام الصلوٰۃ کی ضرورت ہے۔ جن کے پنج وقت نماز پڑھانے کے علاوہ مندرجہ ذیل فرائض بھی ہونگے۔ درس دینا۔ چندہ کی فراہمی میں ہر قسم کی مدد دینا۔ یعنی محصلین کی پڑتال وغیرہ کرنا۔ حساب رکھنا وغیرہ۔

فی الحال امام الصلوٰۃ کو دونوں وقت کا کھانا اور چار روپے ماہانہ دیا جائے گا۔ خواہشمند احباب جلد تر اپنی درخواستیں ارسال فرمائیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اس سال کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اربعین کامل۔ ضرورت الامام۔ ایک غلطی کا ازالہ۔ اور تجلیات الٰہیہ بطور نصاب مقرر کی گئی ہیں۔ ان ہر چار کتب میں سے امتحان لیا جائیگا۔ ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس امتحان میں شامل ہوں۔ تاکہ ان پُرامن ہتھیاروں سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کے لئے مہیا فرمائے ہیں۔ بخوبی کام لے سکیں۔ تاریخ امتحان ۱۹ ر نومبر ۱۹۳۳ء بروز اتوار مقرر کی گئی ہے۔ خود شامل ہونیوالے احباب دوسروں کو بھی امتحان میں شامل ہونیکی تحریک فرمائیں۔ بالخصوص سکرٹریان تعلیم و تربیت اس طرف توجہ فرمائیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

ایک قابل امداد بھائی

ضلع سیالکوٹ کے ایک مخلص احمدی معزز زمیندار بھائی قرضہ سے بہت زیر بار ہو گئے ہیں۔ ان کی ملکیت میں زمین کا ایک بڑا رقبہ ضلع سیالکوٹ میں ہے اور چھ سات مربعہ جات علاقہ سرگودہا میں ہیں۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ اس میں سے کچھ حصہ زمین کا فروخت کر کے قرضہ سے سبکدوش ہو جائیں۔ مربعہ جات گھوڑی پال ہیں۔ چار گھوڑیاں ہیں۔ الگ الگ گھوڑیاں فروخت کرنے کی گورنمنٹ سے اجازت نہیں۔ اگر کوئی دوست ان زمینوں میں سے کوئی خریدنا چاہتے ہوں۔ تو اطلاع دیں اس میں انشاء اللہ خریدنے والے احباب کو بھی فائدہ ہوگا اور مقروض بھائی کو بھی قرض سے نجات ہو جائیگی۔ خریدار صرف زراعت پیشہ ہو سکتے ہیں۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

نظارت تالیف و تصنیف کا ایک ضروری اعلان

مرکزی لائبریری صدر انجمن احمدیہ قادیان میں تمام ایسی کتب۔ رسائل۔ ٹریکٹ اور اشتہارات کے جمع رکھنے کی ضرورت ہے۔ جو اسلام کے خلاف یا سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف مخالفوں کی طرف سے شائع ہو چکی ہیں۔ یا آئندہ شائع ہوں

۲۔ تمام ایسی ضروری کتب جو خواہ کسی مذہب کی تائید میں لکھی ہوئی ہوں۔ یا مخالفت میں خواہ قدیم ہوں یا جدید۔ خواہ کسی زبان میں ہوں۔ ہمارے نزدیک صحیح ہوں یا غلط۔ کوشش کی جائے۔ کہ ایسے مطبوعات کے کم از کم ایک یا دو دو نسخے ضرور ارسال کئے جائیں۔ تاکہ حتی الوسع ان کے جوابات بھی لکھوا کر شائع کرائے جائیں اور آنے والی نسلوں کے لئے بطور ریکارڈ محفوظ بھی رکھے جائیں۔

جن جن مقامات میں سکرٹری تالیف و تصنیف مقرر ہیں۔ وہ توجہ سے اپنے اپنے علاقوں کے کتب فروشوں وغیرہ سے یا پرانے مخالفین کے گھروں سے اس قسم کا لٹریچر جمع کرنے کی کوشش فرمائیں۔ اور جہاں سکرٹری تالیف و تصنیف ابھی تک مقرر نہیں ہوئے۔ وہاں سکرٹری صاحبان تبلیغ از راہ مہربانی یہ کام سر انجام دیں۔ (ناظر تالیف و تصنیف)

دو کتب کی ضرورت

مرکزی لائبریری صدر انجمن احمدیہ قادیان میں سکھ مذہب کی دو مستند کتب سورج پرکاش اور ٹیکہ گرنتھ صاحب کی حوالجات کے لئے بہت ضرورت رہتی ہے۔ یہ کتب لائبریری ہذا میں نہیں ہیں

مراسلات

ایک تبلیغی مجلس

جماعت احمدیہ حلقہ بھاٹی دروازہ کی تبلیغی جدوجہد کے سلسلہ میں اخویم جناب ڈاکٹر محمد عبدالحق صاحب ایم - بی - بی ایس کی تحریک پر ان کے زیر اہتمام ان کے مکان واقعہ بازار حکیماں بھاٹی دروازہ میں ۱۰ جولائی ۱۹۳۳ء بعد نماز مغرب ایک تبلیغی مجلس منعقد کی گئی۔ جس میں کئی ایک غیر احمدی معززین و شرفاء اور سنجیدہ اصحاب جن کو بذریعہ دعوتی رقعہ جات مدعو کیا گیا تھا۔ شامل ہوئے جناب مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی نے ۹ بجے کے قریب اپنی تقریر شروع فرمائی۔ جس میں نہایت فصاحت و بلاغت سے غیر احمدی سامعین کو امام زمان کو شناخت کرنے اور اس کو ماننے کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ اور نہایت لطیف پیرایہ میں اس امر کو واضح کیا۔ کہ وہ تاج فضیلت جو غیر احمدی علماء نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سر سے اتار کر اسرائیلی نبی حضرت مسیح علیہ السلام کے سر تھوپ دیا تھا۔ وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے پھر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سر پر رکھ کر آپ کی رفعت برتری اور علو شان کو دنیا میں نمایاں کر دیا ہے۔ پھر آپ نے ختم النبیین کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ خاتم النبیین کا مفہوم ہی یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت پر تمام دیگر انبیاء کے فیوض کے دروازے بند کر دئے گئے۔ اب اگر کوئی دروازہ کھلا ہے۔ تو محمدیت کے فیض کا ہی کھلا ہے۔ اب صرف حضرت آدمؑ یا نوحؑ یا ابراہیمؑ یا موسیٰؑ یا عیسےٰؑ کو مان کر انسان کوئی روحانی فیض حاصل نہیں کر سکتا۔ اب قیامت تک صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فیضان کا ہی دروازہ کھلا ہے۔ جس کے اندر داخل ہو کر انسان اعلےٰ سے اعلےٰ روحانی کمالات کا وارث بن سکتا ہے۔

ایک صاحب کے سوال پر کہ مرزا صاحب کا الہام انت منی توحیدی بارگی کے خلاف ہے۔ آپ نے قرآنی آیت فاذکروا اللہ کذکرکم اباءکم سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا۔ جہاں اللہ تعالےٰ کسی انسان کو ولد یعنے بیٹا کہے۔ اس کے صرف یہ معنے ہوتے ہیں۔ کہ یہ بندہ میرا موحد ہے۔ جس طرح انسان اپنے باپ کا موحد ہوتا ہے۔ اور اس کی غیرت اس کے متعلق شرک (یعنے ایک سے زیادہ باپ کا ہونا) گوارا نہیں کر سکتی۔ اسی طرح یہ بندہ میرا ایسا موحد ہے۔ کہ میرے متعلق شرک کے لفظ کو بھی نہیں سن سکتا علاوہ ازیں دو اور غیر احمدی صاحبان نے سوالات کئے۔ جن کے مولانا موصوف نے نہایت فصاحت اور بلاغت سے جواب دیئے۔ غرض مولوی صاحب کی یہ تقریر ایسی پُر معارف اور پُر دقائق تھی کہ حاضرین نہایت خوشگوار اثر لے کر گئے۔

میرے خیال میں اس قسم کی تبلیغی مجالس پبلک تقاریر کی بجائے زیادہ مفید اور کار آمد ہو سکتی ہیں۔ پبلک تقاریر میں عام طور پر یہ دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ بعض مخالفین شور و شر پیدا کر کے ان کے فوائد اور برکات سے اکثر لوگوں کو محروم کر دیتے ہیں۔

خاکسار سلامت علی جنرل سکرٹری جماعت حلقہ بھاٹی دروازہ لاہور

بالیسر میں عیسائیوں سے کامیاب مناظرہ

کئی دنوں سے بالیسر کے عیسائی تبلیغ عیسائیت کے فکر میں تھے۔ جب غیر احمدی مسلمانوں کو اس بات کا علم ہوا۔ کہ لاہور سے ایک پادری مسلمانوں میں تبلیغ عیسائیت کی غرض سے آ رہا ہے۔ تو انہوں نے ایک عام جلسہ کیا۔ اور یہ فیصلہ کیا۔ کہ قادیان سے کسی احمدی مبلغ کو بلایا جائے۔ جو کہ آنے والے پادری کا اچھی طرح مقابلہ کر سکے۔ اس کے لئے انہوں نے چندہ بھی جمع کیا مگر کسی وجہ سے دیر ہو گئی۔ اور ایک پادری پروفیسر عبدالسبحان نامی بالیسر میں پہنچ گئے۔ ۲۰ جولائی ۳۳ء کو عیسائیوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا جلسہ میں احمدی و غیر احمدی سب شریک ہوئے۔ کیونکہ سب مدعو تھے۔ کفارہ پر بحث چلی۔ مسلمانوں کی طرف سے مولوی عبدالسلام صاحب احمدی سنگروی مناظر قرار پائے تھے۔ صاحب موصوف نے دو تین ہی مدلل اعتراض کئے تھے۔ کہ پادری صاحب کے چھکے چھوٹ گئے۔ اور مجمع کو مخاطب کر کے کہنے لگے۔ اے سنی بھائیو! میں آپ لوگوں سے بات کرنے کے لئے آیا ہوں آپ لوگوں نے بات کرنے کے لئے ایک ایسے شخص کو کھڑا کیا ہے جو مرزائی ہے۔ اور مرزائیوں کے متعلق علماء نے متفقہ طور پر کفر کا فتوےٰ دیا ہوا ہے۔ پھر آپ لوگ کیوں مرزائی کو پیش کرتے ہیں اس پر اہل سنت والجماعت کے لوگوں نے یہ جواب دیا۔ کہ وہ اس وقت احمدیت کی کوئی بات پیش نہیں کر رہے۔ بلکہ اسلام پیش کر رہے ہیں۔ اور یہ آپ کے بلانے پر آئے ہیں۔ پھر ان سے بات کرنے سے انکار کرنے کے کیا معنے؟ یہ سن کر پادری صاحب نے معافی مانگی۔ مگر پھر کوئی بات نہ کر سکے۔

دوسرے دن پادری عبدالسبحان نے عیسائیت کی صداقت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے کہا۔ عیسائیت میں داخل ہونے کے بعد میں اپنے اندر ایک نئی زندگی پاتا ہوں۔ گناہ سے نفرت پیدا ہو گئی ہے۔ مجھے دق کی بیماری تھی۔ اس سے ایک عیسائی کی دعا سے یسوع مسیح نے اچھا کر دیا۔ میں دبلا پتلا تھا اب موٹا تازہ ہو گیا ہوں۔

اس کے جواب میں احمدی مناظر نے کہا ہم تب مانیں گے جب آپ اپنے ایمان کا ثبوت انجیل کے رو سے پیش کریں اگر آپ میں ایک رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہے۔ تو پہاڑ تو دور کی بات ہے اس لیمپ سے کہیں۔ کہ یہاں سے ہٹ جائے

پادری: شعبدہ باز و مداری اس قسم کے کرتب دکھایا کرتے ہیں کیا آپ ہمکو مداری بنانا چاہتے ہیں۔ **احمدی**: میں آپ کو مداری بنانا نہیں چاہتا۔ آپکے یسوع مسیح نے ایماندار کے لئے یہ معیار پیش کیا ہے

پادری: ایمان ایک قلبی کیفیت کا نام ہے **احمدی**: آخر اس کی کوئی علامت بھی تو ہونی چاہیئے۔ اور انجیل کی رو سے ایک علامت ہے جو میں نے پیش کی ہے۔ آپ اس کا ثبوت دیں۔ مگر پادری صاحب نے اس کا کوئی جواب نہ دیا (سید محمد احمد نامہ نگار الفضل)

گوجرانوالہ میں مدافعانہ تبلیغی جلسہ

ہر زیست خوردہ مولوی محمد حیات صاحب نے اپنی امداد کیلئے بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری کو بلا کر ۲۹ جولائی کو باغ میں احمدیت کے خلاف تقریریں کیں۔ اختتام پر احمدیوں کو بھی وقت دینے کا اعلان تھا۔ ہمارے نوجوان وقت مقررہ پر جلسہ گاہ میں پہنچ گئے اور تقریروں کے نوٹ لئے جنمیں وہی فرسودہ اعتراضات مثلاً بہشتی مقبرہ۔ چندہ غلط حوالہ جات وغیرہ تھے۔ بعد تقریر جب وقت کا مطالبہ کیا تو انکار کر دیا گیا۔ اور سب و شتم میں شور و غل مچا کر جلسہ برخاست کر دیا۔ دوسرے روز ہماری طرف سے شہر بھر میں بذریعہ منادی ایک جلسہ کا اعلان کیا گیا۔ حسب پروگرام زیر صدارت جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ پہلی تقریر جناب شیخ نور حسین صاحب بی - اے ہیڈ ماسٹر نے النبوۃ فی الاسلام پر قریب ایک گھنٹہ فرمائی جسمیں فلسفیانہ رنگ میں امکان نبوت اور اسکی تشریح اور مختلف اقسام کا ثبوت دیا لیکن بوجہ قلت وقت مضمون کا صرف ابتدائی حصہ بیان کر سکے بعد ازاں محمد شریف بیگ صاحب نور شیخ صاحبدین صاحب نے مخالفانہ اعتراضات کے مدلل جواب دیئے۔ اختتام پر شیخ صاحب صدر صاحب نے مزید توضیح فرماتے ہوئے دعائیہ کلمات پر جلسہ برخاست کیا۔

(نائب مہتمم تبلیغ گوجرانوالہ)

نینی تال میں عالمگیر اخوت پر تقریر

جناب ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب نے ۳۱ جولائی اندرین کلب لائبریری ہال میں ایک بہت دلچسپ اور عالمانہ تقریر اسلام کی عالمگیر اخوت پر ڈاکٹر فیروز الدین مراد آد مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے زیر صدارت کی حاضرین میں ہر طبقہ اور ہر خیال کے لوگ موجود تھے۔ آپ نے دیگر تہذیب کی تعلیموں کے مقابلہ میں اسلام کی تعلیم اخوت کا ذکر کیا۔ اور نہایت قابلیت سے بتایا۔ کہ اسلام رنگ و نسل وغیرہ امور کو کسی صورت میں بھی روا رکھنے کی اجازت نہیں دیتا۔

آپ نے بتایا کہ اس دنیا میں ہر انسان کے کچھ فرائض ہیں۔ اور انہیں باحسن طریق ادا کرنا ہی اس کی بڑی خوبی ہے اس دنیا میں سب انسان یکساں ہیں۔ کیونکہ ہر ایک کو اپنا کام کرنا اور اپنا پارٹ ادا کرنا ہوتا ہے۔ ہر انسان کو موقع دیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو خوش کر کے اس کا قرب حاصل کر سکے۔ فاضل لیکچرار نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت تعریف کی۔ اور بتایا کہ آپ نے اپنے اسوہ حسنہ سے دنیا میں انسانی اخوت قائم کر دی۔ آپ نے حبشی غلاموں کا درجہ بھی معززین قریش کے برابر رکھا۔ آپ نے غلاموں کو آزادی بخشی اور مذہبی و سوشل لائف میں ان کا درجہ برابر قرار دیا۔ آپ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیضان سے اب بھی عظیم الشان انسان پیدا ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ پیدا ہوئے۔ جن کے دعاوی پر حیرت و استعجاب نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ آپ نے جو کچھ کہا۔ اس کی بنیاد ارشاد نبویؐ پر ہے۔ (احمد جان نینی تالی)

مسجد احمدیہ انبالہ شہر کا شاندار افتتاح

۱۰ جولائی ۱۹۳۴ء بوقت ۴ بجے شام مسجد انجمن احمدیہ انبالہ شہر کا افتتاح جناب بابو عبدالغنی صاحب نے کیا علاوہ احمدی احباب کے دیگر اشخاص بھی شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد بابو عبدالغنی صاحب نے ایک مختصر۔ مگر معنی خیز تقریر فرمائی۔ بابو صاحب موصوف نے دوران تقریر میں فرمایا۔ انبالہ شہر میں سب سے پہلے جناب بابو عبدالرحمٰن صاحب نے بیعت کی۔ اور ۱۹۰۳ء کے بعد جماعت احمدیہ انبالہ شہر مختلف مکانوں میں نمازیں ادا کرتی رہی۔ اس دوران میں کوشش ہوتی رہی۔ کہ کسی طرح مسجد احمدیہ تعمیر ہو جائے۔ مگر کامیابی نہ ہوئی۔ حاجی میراں بخش صاحب جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اور بہت مخلص احمدی ہیں۔ ۱۹۳۴ء میں انہوں نے ارادہ ظاہر کیا۔ کہ میں مسجد بنانا چاہتا ہوں اگر مناسب مواقع کی زمین مل جائے۔ اس پر جناب عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ نے اپنی وہ زمین جس پر مکان بنانے والے تھے۔ اور مکان کا نقشہ بھی تیار ہو چکا تھا۔ مسجد کے لئے دیدی۔ ۲۵ مارچ ۳۴ء کو مولوی محمد حسین صاحب مبلغ نے احمدی احباب کے ایک کثیر مجمع کے ہمراہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ اور حاجی میراں بخش صاحب نے تعمیر مسجد شروع کر دی آج خدا کے فضل سے ہمارے سامنے ایک وسیع اور خوبصورت مسجد موجود ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ڈسٹرکٹ مسلم ایسوسی ایشن حصار کی ضروری قراردادیں

مورخہ ۲۷ جولائی ۶ بجے شام ڈسٹرکٹ مسلم ایسوسی ایشن حصار کا ایک نہایت بارونق جلسہ منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد کثیر تھی۔ ضلع حصار کے ہر گوشہ سے نمایندے موجود تھے۔ مندرجہ ذیل تجاویز باتفاق آراء منظور کی گئیں

۱۔ ڈسٹرکٹ مسلم ایسوسی ایشن ضلع حصار کا یہ جلسہ اخبار ایسٹرن ٹائمز لاہور کے مضامین مورخہ ۱۶ و ۲۳ جولائی متعلقہ واقعات موضع منگالی۔ بڈلاڈا کی بالعموم اور ذیل کی خاص طور پر تائید و تصدیق کرتا ہے۔

الف۔ ہندو و سکھ آبادی کی ناراضگی و غصہ مسلمانان کے خلاف اس بناء پر ہے۔ کہ مسلمان نہ صرف کانگرس سے علیحدہ رہے۔ بلکہ انہوں نے سول نافرمانی کی سخت مخالفت کی۔

ب۔ ضلع حصار کے مسلمانوں کی مالی و تعلیمی حالت نہایت خراب ہے۔ ہندو مہا سبھا کی تحریک گئو کشی کو بند کرانے کے تحت ہندو آبادی نے اس ضلع کو اس کام کے لئے بہترین علاقہ سمجھا ہوا ہے۔ چنانچہ ٹوہانہ۔ بڈلاڈا منگالی کے مرد۔ عورت اور بچوں کے قتل اسی امر کے شاہد ہیں۔

ج۔ ہندو راج قائم کرنے کی خواہش بھی ایسے واقعات کی تہ میں موجود ہیں۔

۲۔ ڈسٹرکٹ مسلم ایسوسی ایشن ضلع حصار کا یہ جلسہ گورنمنٹ عالیہ کی توجہ اس طرف مبذول کراتا ہے۔ کہ جس قدر مسلمان۔ ہندو و سکھوں کے ہاتھوں ۱۹۲۲ء سے اب تک قتل ہوئے ہیں اور جن کی تعداد قریباً ۵۰ ہے۔ ان میں سے فیصلہ شدہ مقدمات میں سوائے دو مقدمات کے مندرجہ ذیل باقی تمام مقدمات میں استغاثہ ناکام کیا جاتا رہا ہے اور ملزمان رہا یا بری ہوئے ہیں۔ اس وجہ سے ہندو آبادی کو مسلمانوں کے خلاف قانون شکنی کی دلیری ہوئی ہے۔ اور مسلمان آبادی پر خوف چھا گیا ہے۔ اس کو روکنے کے لئے گورنمنٹ عالیہ کو مناسب تجاویز عمل میں لانی چاہئیں۔ اور انصاف کو قائم رکھنا چاہیئے۔

۱۔ ہر پھول کو ٹوہانہ کے قتلوں میں پھانسی کی سزا ہوئی کیونکہ اس کے مقدمہ کی سماعت بمقام فیروزپور ایک انگریز سشن جج کی عدالت میں ہوئی۔

۲۔ ایک بشنوئی سکنہ آدم پور نے ایک مسلمان سقہ کو ریلوے سٹیشن حصار پر قتل کیا۔ اس کو سزائے قید از عدالت مسلمان سشن جج ہوئی۔

(۳) مسلمانان حصار کے مفاد اور ضلع ہذا کے واقعات اس امر کے مقتضی ہیں۔ کہ آئندہ کم از کم ۱۵ سال کے لئے ضلع ہذا میں مندرجہ ذیل یورپین آفیسران تعینات کئے جائیں۔

۱۔ ڈپٹی کمشنر بہادر

۲۔ سشن جج بہادر

۳۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس

۴۔ ایگزیکٹو انجنیر انہار

یہ جلسہ اس امر کی گورنمنٹ عالیہ سے التجا کرتا ہے۔

(۴) یہ جلسہ مشترکہ انتخاب کونسل پنجاب کو مسلمانان انبالہ ڈویژن کے حقوق کے منافی سمجھتا ہے۔ اور نام نہاد کامن فارمولا کی سخت مخالفت کرتا ہے۔ مسلمانان ڈویژن کو یہ یقین ہے۔ کہ جس حلقہ میں سے صرف ایک امیدوار (بلا لحاظ قومیت) پنجاب کونسل میں جاویگا۔ تو وہ ہندو ہی ہوگا مسلمان امیدوار کی کامیابی اس علاقہ سے ہندو یا سکھ کے مقابلہ میں ناممکن ہے۔

(۵) یہ سنا گیا ہے کہ مسلم ایسوسی ایشن کی طرف سے یا اس کے نام سے کوئی تحریرات بلا اطلاع پبلک و ممبران گورنمنٹ عالیہ میں بھیجی گئی ہیں۔ جو مسلمانوں کے مفاد کے صریحًا خلاف اور اصل واقعات پر پردہ ڈالنے والی ہیں۔ اور چند خود غرض اشخاص کی کوششوں کا نتیجہ ہے یہ جلسہ ان تحریرات سے اظہار نفرت کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو ان سے علیحدہ قرار دیتا ہے۔ اور گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ ان تحریرات کی بناء پر مسلم حقوق کو نظر انداز نہ فرمایا جائے۔

(۶) یہ جلسہ قرار دیتا ہے۔ کہ ڈسٹرکٹ مسلم ایسوسی ایشن کی طرف سے مسلمانان ضلع حصار کی تکالیف کو ایک ایڈریس کی شکل میں گورنر صاحب بہادر کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ (نامہ نگار)

اعلان

مارٹن پورہ کا ایک عیسائی مسمی اچھر جو اپنا نام محمد عاشق بتاتا ہے ۱۹۳۳ء میں مسلمان ہوا تھا۔ اب معلوم ہوا ہے وہ پھر عیسائی ہو گیا ہے۔ اور مشن میں کام کرتا ہے مگر مسلمانوں اور احمدیوں

عربی اردو لغت

یہ کتاب جناب مولانا محمد جی صاحب مولوی فاضل وچوہدری غلام محمد صاحب بی۔ اے نے ہندوستانی طلباء اور شائقین علم کی ضرورت کو مدنظر رکھ کر پانچ سال کی لگاتار محنت وتحقیق اور جستجو کے بعد ترتیب دے کر شائع کرنے کو دی ہے۔ اردو میں صرف یہ ایک ہی عربی لغت کی کتاب شائع ہو رہی ہے جو بہترین اور آسان طرز پر ترتیب دی گئی ہے۔ اور اپنے اندر الفاظ کا اتنا کافی ذخیرہ مہیا رکھتی ہے۔ جس نے طلباء اور مدرسین کو بڑی بڑی لغت کی کتابوں کی ورق گردانی سے بے نیاز کر دیا ہے۔ اس متمدن عہد کے علمی الفاظ بھی اس میں درج ہیں۔ جن سے صراح وغیرہ کتابیں بالکل خالی ہیں۔ غرض یہ کتاب ۲۲×۹ کے سائز کے ۱۰۱۴ صفحات پر مشتمل نایاب تحفہ ہے۔ جس کی خوبیوں کا اندازہ صرف دیکھنے ہی سے ہو سکتا ہے۔ قیمت مجلد للعہ غیر مجلد ہیعہ

ملنے کا پتہ

چوہدری حاکم دین دوکاندار قادیان ضلع گورداسپور

ضرورت نے مجبور کیا!

۱۔ دو کنال قطعہ زمین سٹیشن ریلوے سے غربی جانب بالکل قریب جس کے ملحق بڑی سڑک شہر تک لانے کی تجویز ہے۔ ۵۰۰ روپے میں دی جا سکے گی۔ یہ زمین بوجہ قرب منڈی وریلوے سٹیشن بہت قیمتی ہو رہی ہے۔

۲۔ ایک دوکان نئے بازار میں بھائی محمود احمد صاحب وچوہدری حاکم الدین صاحب کی دوکان کے پاس پرانے اڈے پر ایک ۹ مرلہ کی زمین ومکان جس میں آج کل مشین وانجن نصب ہے۔ دونو اکٹھے چھ سو روپیہ میں رہن ہیں سے چھ روپیہ ماہوار کرایہ آتا ہے۔ الگ الگ معاملہ نہ ہو گا۔

۳۔ ایک مکان پختہ وخام جس میں کنواں بھی ہے۔ اس شارع عام پر جو مہمان خانہ سے پرانے اڈے کو جاتا ہے۔ خانصاحب گلگتی کے مکان کے مقابل آٹھ سو روپے میں رہن پانچ روپے کرایہ ماہوار ہے۔ یہ مکان خریدا بھی جا سکتا ہے۔ جس کے لئے بوجہ محفوظ وبا موقع نادر موقع ہے۔ اہل حاجت بہت جلد خط وکتابت سے معاملہ طے کر لیں۔

ظ۔ معرفت دفتر۔ **مینیجر الفضل قادیان**

عید مبارک

تنک خاص رعایت اگر مال پسند نہ ہو تو فوراً واپس کر دیں

امیرانہ لنگی ریشمی مشہدی اصلی چار روپیہ سلکی مشہدی لنگی سوا روپیہ
امیرانہ ریشمی صافہ اصلی۔ چار روپیہ سلکی صافہ ڈیڑھ روپیہ
کلاہ پشاوری مخملی سلمہ ستارہ ڈیڑھ روپیہ۔ ریشمی رومال فی درجن سوا دو روپیہ
زنانہ ریشمی دوپٹہ پھولدار ڈھائی روپیہ۔ بستر نما تولیہ پھولدار ڈھائی روپیہ
زنانہ مخملی سلمہ ستارہ والا سوٹ شلوار وقمیص سلا سلایا جو کہ بیاہ شادی کے موقع پر دلہن کو پہناتے ہیں (یعنی بری) سچا سوٹ پچاس روپیہ والا صرف پچیس روپیہ ہیں۔

نوٹ: ہر سائز یعنی ناپ ضرور تحریر کریں۔ اگر پسند نہ ہو تو واپس کر دیں۔ ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔ ش

شیخ عبدالرحمٰن اینڈ سنز سوداگران لنگی پٹکہ لودھیانہ

اندھیرے گھر کا چراغ حب اٹھرا بے اولادوں کیلئے نعمت غیر مترقبہ

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو اس مرض کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ طبیب لوگ اسقاط حمل اور ڈاکٹر صاحبان مس کیرج کہتے ہیں۔ یہ نہایت ہی متعدی بیماری ہے۔ اس نے ہزاروں گھر بے اولاد کر دئے۔ جو ہمیشہ نونہال بچوں کی آرزو میں غم ومصیبت میں مبتلا رہتے ہیں۔ مولا کریم ہر ایک کو اس موذی مرض سے محفوظ رکھے۔ آمین

اس بیماری کا مجرب علاج نظام جان مالک دواخانہ معین الصحت نے استادی المکرم حضرت نورالدین رضی اللہ عنہ شاہی طبیب سے سیکھا ہے۔ اور حضور ہی کے حکم سے ۱۹۱۰ء سے پبلک میں شائع کیا۔ اور احتیاطی رنگ میں گورنمنٹ آف انڈیا سے اپنے دواخانہ کے لئے رجسٹرڈ کرایا ہے تاکہ پبلک کسی اور کے دھوکہ میں نہ پھنس جائے۔ حب اٹھرا مولانا استادی المکرم نور الدین شاہی طبیب کا مجرب نسخہ ہے۔ یہ نسخہ نہ کوئی اور شخص بنا سکتا ہے۔ اور نہ ہی فروخت کر سکتا ہے ہوشیار رہیں صرف دواخانہ ہذا کے لئے رجسٹرڈ ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ حب اٹھرا کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست۔ اٹھرا سے محفوظ پیدا ہو کر مایوس والدین کے لئے دل کی ٹھنڈک ہوتا ہے۔ منگوا کر استعمال کرا کر قدرت خدا کا مشاہدہ کریں قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک ۱۱ تولہ لعہ یکدم منگوانے پر علاوہ محصول۔ نصف منگوانے پر صرف محصول معاف۔ نوٹ:۔ ہمارے دواخانہ میں ہر ایک قسم کی مجرب ادویہ امراض زنانہ ومردانہ بچوں اور آنکھوں کے لئے تیار ملتے ہیں۔ آرڈر دیتے وقت بیمار کا مفصل حال تحریر کیا جائے۔

المشتہر:۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ضرورت ہے

انٹرنس اور ایف اے پاس یا فیل نوجوانوں کی جو تیس روپے سے ڈھائی سو روپے ماہوار تک کی ملازمت حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ قواعد ۱؎ کا ٹکٹ بھیج کر منگوالیں۔ پ

پنجاب انجنیرنگ انسٹی ٹیوٹ جالندھر شہر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

گاندھی جی کو ۴ اگست یرودا جیل پونا سے رہا کر دیا گیا۔ مگر ساتھ ہی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے قانون اختیارات خصوصی کے ماتحت انہیں نوٹس دیا گیا کہ وہ شہر کی حدود سے باہر قدم نہ رکھیں۔ گاندھی جی نے اعلان کر دیا کہ وہ اس قانون کی خلاف ورزی کرینگے۔ اس لئے وہ جیل کی حدود کے اندر ہی تھے کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے انہیں دوبارہ گرفتار کر کے زیر حراست کر لیا۔ جیل کے اندر تین بجے بعد دوپہر ان کے مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ بعد سماعت انہیں ایک سال قید بلا مشقت کی سزا کا حکم سنایا گیا۔ گاندھی جی کے سکرٹری مہادیو ڈیسائی کو بھی ایک سال قید کی سزا ہوئی ہے گاندھی جی کو اے اور مسٹر ڈیسائی کو "بی" کلاس دی گئی۔

حکومت پنجاب کے چیف سکرٹری کی طرف سے اعلان ہوا ہے کہ پنجاب سول سروس (ایگزیکٹو برانچ) میں داخلہ کے لئے مقابلے کا امتحان نومبر ۱۹۳۳ء میں منعقد ہوگا۔ قواعد و ضوابط کی کاپیاں سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پنجاب لاہور سے چار آنہ کی ادائیگی پر حاصل کی جا سکتی ہیں امتحان کے مقام اور تاریخ وغیرہ کے متعلق عنقریب پنجاب گزٹ میں اعلان ہو جائے گا۔ کامیاب امیدواروں کے لئے چار اسامیاں محفوظ رکھی گئی ہیں۔

دریائے گنگا میں ۱۴ اگست کو بنارس کے قلعہ رام نگر کے پاس ایک کشتی دریا کی طغیانی اور لہروں کے زور سے الٹ گئی۔ جس میں تیس اشخاص سوار تھے۔ ان میں سے چھبیس ڈوب گئے۔

اخبار نیشنل کال اس خبر کا ذمہ دار ہے کہ کانگرس کے قائم مقام صدر مسٹر انے کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور بمبئی میں اس کے خلاف احتجاج کے طور پر ہڑتال منائی جا رہی ہے۔

سر تیج بہادر سپرو نے یکم اگست کو لنڈن میں ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ میں اب کسی کانفرنس کے سلسلہ میں لنڈن نہیں آؤنگا۔ بلکہ اگر مجھے آئندہ دستور اساسی کی تعمیر کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی تو میں ہندوستان ہی سے ایسا کرونگا۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ دستور اساسی کی تعمیر کے سلسلہ میں میں مزید تعاون نہیں کرونگا۔ بلکہ خاموشی کے ساتھ الہ آباد میں وکالت کرنے تک اپنی سرگرمیوں کو محدود رکھونگا۔ کیونکہ قرطاس ابیض کی تجاویز میں ترمیم کرنے کی ہم نے جتنی کوششیں کیں وہ [illegible] گئیں۔

سرحدی قبائل کے متعلق "سول" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ ہوائی مظاہروں اور تعزیری مہموں سے اگرچہ ہندوستان پر کروڑوں روپیہ کے مصارف کا بوجھ پڑتا ہے۔ مگر ان سے قبائل مرعوب نہیں ہوتے۔ اگر قبائل کو آئندہ امن کے راستہ پر چلنا منظور ہے تو انہیں اپنے ہتھیاروں سے محروم ہونا پڑیگا۔ اب وقت ہے کہ اس علاقہ میں منظم طریق پر سڑکوں کی تعمیر شروع کی جائے اور حکومت کے مہذب سسٹم کے آغاز کا بندوبست کیا جائے۔

لیڈی ولنگڈن ۳ اگست بمبئی پہنچ گئیں۔ ہز ایکسیلنسی لارڈ ولنگڈن۔ ان کے سٹاف اور بہت سے ممتاز اشخاص نے آپ کا استقبال کیا۔ سرکاری غیر سرکاری اور بہت سے دوسرے معزز اصحاب کے ساتھ مصافحہ کرنے کے بعد ہز ایکسیلنسی اور لیڈی ولنگڈن بڑودہ پیلس کی طرف روانہ ہو گئے۔

مقدمہ سازش میرٹھ کی اپیل کا فیصلہ ۳ اگست کو الہ آباد ہائی کورٹ نے سنا دیا۔ عدالت نے قرار دیا کہ اکثر مجرم چونکہ سماعت مقدمہ کے دوران میں عرصہ چار سال تک جیل میں رہ چکے ہیں۔ اس لئے ان کی سزاؤں میں کمی کرنا عین مقتضائے انصاف ہے چنانچہ تین سرکردہ مجرموں کو تین تین سال قید کی سزائیں دی گئیں۔ نو کو بری کر دیا گیا۔ پانچ کو اس بناء پر رہا کر دیا گیا کہ وہ جس قدر سزا برداشت کر چکے ہیں وہی کافی ہے آٹھ کو ایک ایک سال اور ایک کو سات ماہ قید برداشت کرنی پڑے گی۔ ایک ملزم سپراٹ کی عمر قید کی سزا گھٹا کر صرف دو سال کر دی گئی اپیل کا فیصلہ ۷۹ ٹائپ شدہ صفحات پر مشتمل تھا۔

ڈاکٹر انصاری ۵ اگست کو بعزم جرمنی بمبئی روانہ ہو گئے۔ آپ وہاں بحالی صحت کے لئے جا رہے ہیں۔

نیویارک سے ۳ اگست کی اطلاع ہے کہ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے اکیس نئے جنگی جہاز تیار کرنے کی تجویز منظور کر لی ہے۔ اس نئے بحری پروگرام پر عمل کرنے کی وجہ یہ ہے کہ جاپان نے نئے جہازوں کے بنانے کا نوٹس دیا تھا۔

سر میلکم ہیلی نے وزیر ہند کی درخواست پر ماہ اگست میں یو۔ پی کی گورنری کا چارج لینے کے لئے ہندوستان واپس آنے کا ارادہ ملتوی کر دیا ہے۔ آپ فی الحال جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے مباحث میں مزید حصہ لینے کے لئے لنڈن میں مقیم رہینگے۔

جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے مندوبین کے متعلق امید کی جاتی ہے کہ وہ نومبر کے دوسرے ہفتہ میں ہندوستان واپس آ جائیں گے۔

ڈیلی ٹیلیگراف لنڈن کے مانچسٹری نامہ نگار کا بیان ہے کہ ۲۵ اگست کو برطانوی کارخانہ جات پارچہ کا ایک ڈیپوٹیشن بمبئی روانہ ہو رہا ہے تاکہ ہندوستانی مالکان کارخانجات کے ساتھ مل کر موجودہ صورت حالات پر پوری طرح غور کر سکے۔

آسام کے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم نے تمام تعلیمی درسگاہوں کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے جس میں ہدایت کی ہے کہ ۱۹ سال سے زیادہ عمر کا کوئی لڑکا جو بنگال کے اضلاع سے آیا ہو۔ آسام کے کسی سکول یا کالج میں داخل نہ کیا جائے

گورنمنٹ آسام نے تمام سرکاری افسروں کو متنبہ کیا ہے کہ اگر کسی افسر کے دور کے رشتہ داروں نے بھی سیاسی یا قابل اعتراض تحاریک میں حصہ لیا تو ایسے افسران کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

دہلی میونسپلٹی کے ورکشاپ مینجر نے ۲ اگست کو حکم دیا کہ گذشتہ کئی سال کے عرصہ میں جو ردی اشیاء جمع ہو گئی ہیں۔ ان سے جگہ کو صاف کیا جائے۔ جب مزدور کوڑا کرکٹ اکٹھا کر رہے تھے۔ تو نیچے سے ڈیڑھ سو بندوقیں۔ چالیس تلواریں۔ پانچ برچھیاں۔ کثیر التعداد کرپانیں نیز تیر اور آہنی زرہ بکتر دستیاب ہوئے۔ اسلحہ جات ضلع کے مال خانہ میں جمع کرا دئے گئے ہیں۔ تعجب نہیں۔ اگر یہ اسلحہ تاریخی لحاظ سے اہم ثابت ہوں۔

سابرمتی آشرم کے قبضہ کے متعلق گورنمنٹ بمبئی نے گاندھی جی کی پیشکش کو اس بناء پر مسترد کر دیا ہے کہ جب تک آشرم کی اراضی کے مالیہ کی ادائیگی ہوتی رہے گی اس وقت تک گورنمنٹ اس پر قبضہ کرنا نہیں چاہتی۔ چونکہ اس سال کا مالیہ ادا کیا جا چکا ہے اس لئے گورنمنٹ فی الحال آشرم کے قبضہ کے متعلق کوئی کارروائی نہیں کریگی۔

کلکتہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ آشرم توڑنے سے پہلے گاندھی جی نے وہاں کی ایک کھادی انجمن کے نام ہدایت بھیجی تھی۔ کہ میری اس کارروائی کا سابرمتی آشرم کے مطابق جاری کردہ دوسرے انسٹی ٹیوشنوں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ ان کے متاثر ہونے کا وقت نہیں آیا اور شاید وہ وقت کبھی بھی نہ آئے۔

خان بہادر سر فراز حسین خاں سابق ممبر اسمبلی

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی